حج اور اس کے مسائل

قرآن و سنت کی روشنی میں

www.KitaboSunnat.com

مصنف

شیخ عبد العزیز بن باز

مترجم

مولانا محمود احمد غضنفر

www.KitaboSunnat.com

احمد بلاک ویلفیئر سوسائٹی
40- احمد بلاک نیو گارڈن ٹاؤن
لاہور - پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد **(Upload)** کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ **(Download)** کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حج اور اس کے مسائل

قرآن وسنت کی روشنی میں

مصنف

شیخ عبدالعزیز بن باز

مترجم

مولانا محمود احمد غضنفر

www.KitaboSunnat.com

احمد بلاک ویلفیئر سوسائٹی

40-احمد بلاک نیو گارڈن ٹاؤن

لاہور-پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحج والعمرة

ناشر: صدر احمد بلاک ویلفیئر سوسائٹی

نیا ایڈیشن: تعداد 3000 ہزار

کمپوزنگ: لاہور کمپوزنگ سنٹر۔ فون: 852897

یہ ایڈیشن صوفی سوپ اور صوفی گھی بنانے والوں کے تعاون سے شائع کیا گیا ہے۔

یہ کتاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط لکھ کر مفت حاصل کی جا سکتی ہے۔

احمد بلاک ویلفیئر سوسائٹی

40- احمد بلاک نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور پاکستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ، ونومن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا۔ من یھدی اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لاالہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ ونشھد ان محمد عبدہ ورسولہ، امابعد...!

زیر نظر کتاب حج وعمرہ کے مسائل کے بارے میں سعودی عرب کے ممتاز عالم دین شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی عربی تصنیف کا ترجمہ ہے۔ یہ کتاب اتنی مقبول ہوئی کہ اس کے کئی ایڈیشن مختلف زبانوں میں شائع ہوئے۔ حج اسلام کے بنیادی ارکان میں سے پانچواں رکن ہے۔ اور اسکی اہمیت اپنی جگہ پر بہت زیادہ ہے۔ آج کل حج کے بارے میں کئی قسم کی کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ جن میں حج کے مسائل کے بارے میں ایسی باتیں بھی لکھی گئی ہیں۔ جو کہ سنت رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ ایک ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب شائع کر کے اپنے مسلمان بھائیوں کی رہنمائی کے لئے ان کی خدمت میں پیش کی جائے۔ جس میں حج کے متعلق مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں صحیح، آسان اور سادہ انداز میں پیش کئے گئے ہوں۔ تاکہ وہ صحیح طریقہ پر حج وعمرہ ادا کر سکیں۔ لہٰذا یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے مفید بنائے۔

ہم جناب مؤلف شیخ عبدالعزیز بن باز اور جناب مترجم مولانا محمود احمد غضنفر صاحب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس کام پر اجر عظیم عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ ہمیں یہ کتاب آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ وما توفیقی الا باللہ

صدر

احمد بلاک ویلفیئر سوسائٹی

40۔ احمد بلاک، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

الحمد للہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ ... امابعد!

اس مختصر کتاب میں حج، عمرہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے متعلق بیشتر مسائل کو کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کیا گیا ہے۔

میں نے اس کتاب کو اپنے اور اہل اسلام کے لئے ترتیب دیا اور اس میں مندرج جملہ مسائل کو مدلل انداز میں بیان کرنے کی پوری کوشش کی۔ یہ کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۶۳ ہجری میں عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن الفیصل حکومت سعودیہ کے ذاتی خرچہ پر طبع ہوکر منظر عام پر آئی۔ میں نے مسائل کو شرح و بسط سے پیش کرنے کے ساتھ ساتھ حسب ضرورت مسائل کی تحقیق کو مسلسل پیش نظر رکھا۔ میں نے اسے دوبارہ سہ بارہ چھپوانے کا محض اس لئے اہتمام کیا تاکہ اس سے حجاج کرام پوری طرح مستفید ہوسکیں۔ میں نے اپنی کتاب کا نام "التحقیق والایضاح لکثیر من مسائل الحج والعمرۃ والزیارۃ علی ضوء الکتاب والسنۃ" رکھا ہے، میں نے کتاب کو مفید عام بنانے کے لئے اس میں بہت سے ضروری اضافے بھی کئے ہیں۔ یہ کتاب بفضلہ تعالیٰ کئی مرتبہ طبع ہوکر منظر عام پر آچکی ہے۔ میری بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ وہ اس کتاب سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچائے اور اس کوشش کو اپنی رضا و خوشنودی کے لئے مخصوص فرمائے اور اسے اپنے ہاں کامیابی و کامرانی کا باعث بنائے۔

فانہ حسبنا و نعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

(عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ رب العلمین ،والعاقبة للمتقين والصلوة والسلام
علی عبده ورسوله محمد وعلى آله وصحبه اجمعين ...اما
بعد :

یہ مختصر کتاب، حج اور اس کے فضائل و آداب کے بیان اور ان مسائل کے بیان پر مشتمل ہے جو حج کا سفر کرنے والے کو پیش آتے ہیں اور جن کا تعلق حج، عمرہ اور مقامات مقدسہ کی زیارت سے ہے۔ میں نے اس میں کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جمع کرنے کی مقدور بھر کوشش کی ہے۔ میں نے اس کتاب کو محض مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی کے جذبے سے ترتیب دیا ہے اور اس سلسلہ میں اللہ سبحانہ وتعالٰی کے درج ذیل فرامین کو پیش نظر رکھا ہے، اللہ سبحانہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ (الذاریات : ۵۵)

نصیحت کرتے رہو کہ نصیحت مومنوں کو نفع دیتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ﴾ ..... (آل عمران : ۱۸۷)

" اور جب اللہ نے اقرار لیا ان لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی کہ اس کو بیان کرو گے لوگوں کے پاس اور اسے چھپاؤ گے نہیں"۔

اللہ سبحانہ وتعالٰی نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ﴾ ... (المائدہ : ۲)

نیکی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرو

اسی سلسلہ میں درج ذیل فرامین رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام بھی میرے پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر رہے ہیں۔ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا:

الدین النصیحة ثلاثا قلنا لمن یا رسول اللہ قال اللہ ولکتابه ولرسوله ولائمة المسلمین وعامتهم

کہ دین نصیحت ہے۔ عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کس کے لئے؟ فرمایا: اللہ اس کی کتاب، اس کے رسول، ائمۃ المسلمین اور عام مسلمانوں کے لئے۔ (مسلم)

اسی طرح طبرانی میں حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من لم یهتم بامر المسلمین فلیس منهم ومن لم یمس ویصبح ناصحالله ولکتابه ولرسوله ولعامة المسلمین فلیس منهم

"جو مسلمانوں کے معاملات میں دلچسپی نہیں لیتا وہ ان میں سے نہیں، جو صبح و شام اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسول، حکمران اور عامۃ المسلمین کے لئے خیر خواہی کا جذبہ نہیں رکھتا۔ وہ ان میں سے نہیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ التجا ہے کہ اس کتاب کو میرے اور عامۃ المسلمین کے لئے مفید بنائے اور میری اس کوشش کو اپنی رضا کے لئے خالص کرلے۔
اور اپنے ہاں باغات عدن میں کامیابی و کامرنی کا سبب بنائے۔
بلاشبہ وہی دعاؤں کا سننے والا اور قبول کرنے والا ہے۔

وهو حسبنا و نعم الوکیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرضیتِ حج

اللہ سبحانہ وتعالیٰ مجھے اور آپ تمام کو معرفت حق اور اس کی اتباع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آپ کو اچھی طرح اس حقیقت کا علم ہو جانا چاہیئے کہ اللہ عزوجل نے اپنے بندوں پر حج کرنے کو فرض قرار دیا ہے اور اسے اسلام کا ایک رکن بنایا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ﴾ ۝ (آل عمران ۹۷)

اور لوگوں پر اللہ کا حق ہے کہ جو اس گھر تک جانے کی طاقت رکھے وہ اس کا حج کرے اور جو اس حکم کی تعمیل نہ کرے گا تو اللہ بھی اہل عالم سے بے نیاز ہے۔

بخاری اور مسلم میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

بنی الاسلام علی خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمد رسول الله واقام الصلوة وایتاء الزكاة وصوم رمضان وحج بيت الله الحرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا:

لقد هممت ان ابعث رجالا الی هذه الامصار فینظر واکل من کان له جده ولم یحج لیضربوا علیهم الجزیة ماهم بمسلمین ماهم بمسلمین

میں نے ارادہ کیا کہ میں ان شہروں کی طرف نمائندے بھیجوں پس وہ جو دیکھیں کہ جس کے پاس قدرت ہے اور اس نے حج نہیں کیا تو اس پر ٹیکس عائد کردیں۔ وہ مسلمان نہیں ہیں وہ مسلمان نہیں ہیں۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

من قدر علی الحج فترکه فلا علیه ان یموت یهودیا او نصرانیا۔۔۔

جو حج کی قدرت رکھے اور اسے چھوڑ دے تو چاہے وہ یہودی مرے یا نصرانی۔

بہرحال جو حج کی استطاعت رکھتا ہے اسے بہت جلد حج ادا کرلینا چاہئے۔ اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تعجلوا الی الحج یعنی الفریضة فان احدکم لا یدری ما یعرض له (رواہ احمد)

فرض حج کو جلدی ادا کرو۔ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اسے کیا پیش آنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ہے۔

اس شخص پر حج ادا کرنا فوری طور پر واجب ہو جاتا ہے جو جسمانی اور مالی استطاعت رکھتا ہو۔

نبی اکرم ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا:

ایھا الناس ان اللہ فرض علیکم الحج فحجوا (مسلم)

لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے لہٰذا حج کرو۔

ایسی احادیث بھی ملتی ہیں جو عمرہ کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر جب جبرئیل علیہ السلام نے رسول اکرم ﷺ سے اسلام کی تعریف دریافت کی تو آپؑ نے جواباً ارشاد فرمایا:

"الاسلام ان تشھد ان لا الہ الا اللہ و تقیم الصلوۃ و تؤتی الزکاۃ و تحج البیت و تعتمر و تغتسل من الجنابۃ و تتم الوضوء و تصوم رمضان۔"

اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو، بیت اللہ کا حج کرو، عمرہ کرو جنابت کا غسل کرو، وضو مکمل کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔

مندرجہ بالا حدیث کو ابن خذیمہ اور دار قطنی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا۔ دار قطنی نے اس کی سند کو بالکل صحیح قرار دیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں۔

قالت: یا رسول اللہ ھل علی النساء من جھاد؟ قال: علیھن جھاد لا قتال فیہ: الحج والعمرۃ

عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ فرمایا! ان پر ایسا جہاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے جس میں لڑائی نہیں، وہ حج اور عمرہ ہے۔

امام احمد اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو صحیح سند کے ساتھ بیان کیا:

یاد رہے کہ حج اور عمرہ ادا کرنا عمر بھر میں صرف ایک ہی مرتبہ فرض ہے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحج مرة فمن زاد فهو تطوع

حج ایک مرتبہ ہے جس نے زیادہ کیا تو وہ نفلی ہے۔

حج اور عمرہ کو کثرت سے ادا کرنا نفلی عبادت ہے۔ اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

العمرة الى العمرة كفارة لما بينهما والحج المبرور ليس له جزاء الا الجنة

ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے اور حج مقبول کی جزاء صرف جنت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفر حج کے لئے تیاری

مسلمان جب حج و عمرہ ادا کرنے کے لئے سفر کا عزم کرلیتا ہے تو اس کے لئے یہ بات مستحب ہے کہ اپنے اہل خانہ اور جملہ احباب کو تقویٰ اللہ کی تلقین کرے تقویٰ کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے احکامات کو بجالایا جائے اور اس کی منہیات سے اجتناب برتا جائے۔

حج و عمرہ پر جانے والے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے قرض کے جملہ حسابات کو لکھ چھوڑے اور اس تحریر پر گواہی بھی ڈلوالے تو بہتر ہے اور اس پر یہ بھی واجب ہے کہ جملہ گناہوں سے خالص توبہ کرے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (سورۃ نور ۳۱)

مومنو! سب مل کر اللہ سے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔

حقیقی توبہ اسے کہتے ہیں کہ جس میں گناہ کو "کلیتاً" چھوڑ دیا جائے۔ اپنے کئے پر ندامت محسوس ہو اور آئندہ اس گناہ کے قریب نہ پھٹکنے کا پختہ ارادہ ہو لیکن اگر گناہ لوگوں کے ساتھ ظلم و تعدی پر مبنی ہو، خواہ اس ظلم کا تعلق جان و مال یا عزت سے ہو تو ایسی صورت میں اپنے معاملات کو صحیح بنیادوں پر صاف کرنا ہر عازم حج کے لئے ضروری ہے۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من کان عندہ مظلمة لاخیه من مال او عرض فلینحجه الیوم قبل ان
لا یکون دینار ولا درهم من کان له عمل صالح اخذ من حسناته
بقدر مظلمة فان لم یکن له حسنة اخذ من سیات صاحبه فحمل
علیه

جس نے کسی بھی اپنے بھائی پر مالی یا اخلاقی ظلم کیا ہو اس سے آج ہی گلو خلاصی کرالے، پہلے اس سے کہ اس کے پاس نہ کوئی دینار ہوگا، نہ درہم، ورنہ اگر اس کے پاس کوئی عمل صالح ہوگا تو ظلم کی نسبت سے اس کی نیکیاں لے لی جائیں گی اگر نامہ اعمال میں نیکیاں نہ ہوئیں تو مظلوم کے گناہ اس پر لاد دیئے جائیں گے۔

حج اور عمرہ کے لئے اخراجات کا بندوبست حلال اور پاکیزہ مال میں سے ہونا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان اللہ تعالی طیب لا یقبل الا طیبا

اللہ پاک ہے اور پاکیزہ مال ہی کو قبول کرتا ہے۔

طبرانی میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت مذکور ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذا خرج الرجل حاجا بنفقة طیبة و وضع رجله فی الغرز
فنادی: لبیک اللھم لبیک ناداہ مناد من السماء لبیک
وسعدیک زادک حلال وراحلتک حلال: وحجک مبرور غیر
مازور واذا خرج الرجل بالنفقة الخبیثه فوضع رجله فی
الغرز فنادی: لبیک اللھم لبیک ناداہ مناد من السماء
لا لبیک ولا سعدیک زادک حرام و نفقتک حرام و نفقتک
حرام و حجک غیر مبرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ایک شخص حج کرنے کے لئے پاکیزہ مال لے کر نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے لبیک تیرا زادِ راہ حلال ہے تیری سواری حلال ہے۔ تیرا حج قبول ہے تم پر کوئی بوجھ نہیں۔ اور جب کوئی شخص حرام مال لے کر حج کے لئے نکلتا ہے اور رکاب میں پاؤں رکھتا ہے اور لبیک اللھم لبیک کی آواز لگاتا ہے تو آسمان سے آواز آتی ہے لا لبیک و لا سعدیک (کوئی حاضری قبول نہیں تیرا زادِ راہ حرام ہے اور خرچہ حرام مال کا ہے اور تیرا حج قبول نہیں)

حاجی کو چاہئے کہ وہ لوگوں سے مستغنی ہو اور ان سے اپنی ضروریات کی چیزیں مانگنے سے پرہیز کرے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

و من یستعفف یعفہ اللہ و من یستغن یغنہ اللہ۔

جو دامن بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو بچالیتا ہے اور جو بے نیازی کا انداز اختیار کرتا ہے اللہ اسے غنی کر دیتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا یزال الرجل یسال الناس حتی یاتی یوم القیامۃ و لیس فی وجھہ مزعۃ لحم ﷺ

آدمی ہمیشہ لوگوں سے مانگتا رہتا ہے، یہاں تک کہ وہ قیامت کے روز ایسی حالت میں آئے گا اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا تک نہ ہو گا۔

حاجی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حج اور عمرے کا مقصد محض اللہ سبحانہ، و تعالیٰ کی رضا اور حصول جنت کو قرار دے اور مقامات مقدسہ میں وہ اعمال سرانجام دے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے قرب کا باعث بنیں اور اپنے حج کا مقصد دنیا اور اس کی لذات، ریاکاری، شہرت طلبی، فخرو مباہات قرار دینے سے کامل پرہیز کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ یہ مقاصد انتہائی گھٹیا نوعیت کے ہیں اور عمل صالح کے ضائع ہونے کا باعث بنتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ○ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾ ہود ۱۵-۱۶

" جو لوگ دنیا اور اس کی زیب و زینت کے طالب ہوں۔ ہم ان کے اعمال کا بدلہ انہیں دنیا ہی میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی، یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش (جہنم) کے سوا اور کچھ نہیں اور جو عمل انہوں نے دنیا میں کئے سب برباد اور جو کچھ وہ کرتے رہے سب ضائع "

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ○ وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ وَسَعٰى لَهَا سَعْيَهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَّشْكُوْرًا ○ ﴾ (بنی اسرائیل ۱۹)

" جو شخص دنیا (کی آسودگی) کا خواہش مند ہو تو ہم اس میں سے جسے چاہتے اور جتنا چاہتے ہیں جلد دیتے ہیں۔ پھر اس کے لئے جہنم کو (ٹھکانا) مقرر کر رکھا ہے جس میں وہ مذمت کیا ہوا اور دھتکارا ہوا داخل ہوگا اور جو شخص آخرت کا خواستگار ہو اور اس میں اتنی کوشش کرے جتنی اسے لائق ہو تو ایسے ہی لوگوں کی کوشش ٹھکانے لگتی ہے "

ایک حدیث قدسی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ انا اغنى الشركاء عن الشرك من عمل عملا اشرك معى فيه غيرى تركه و شركه ﴾

"میں تمام شرکاء کی شراکت سے بے نیاز ہوں۔ جس نے کوئی ایسا عمل کیا کہ اس نے میرے ساتھ میرے غیر کو شریک کیا تو میں نے اسے اور اس کے شرک کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا"

حاجی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ سفر حج میں نیک، متقی، شریعت کے پابند علماء کا ساتھ اختیار کرے۔ احمق، بدمعاش اور بدطینت لوگوں کے ساتھ سے پرہیز کرے۔

حاجی کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ حج و عمرہ کے متعلق مسائل کو خوب اچھی طرح سیکھ لے۔ اگر کوئی مشکل پیش آئے تو اس کے متعلق سوال کرلے تاکہ ہر کام خود سمجھ کر سرانجام دے سکے۔ جب وہ کسی سواری مثلاً کار یا ہوائی جہاز وغیرہ پر سوار ہو تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا میں تعریفی کلمات پیش کرے۔ پھر تین مرتبہ اللہ اکبر کہے بعد ازاں یہ دعا پڑھے۔

سبحان الذى سخر لنا هذا وماكنا له مقرنين وانا الى ربنالمنقلبون۔ اللهم انى اسئلك فى سفرى هذا البر والتقوى ○ ومن العمل ماترضى اللهم هون علينا سفرنا هذا واطو عنا بعده ○

"وہ ذات پاک ہے جس نے اس کو ہمارے زیر فرمان کر دیا اور ہم میں طاقت نہ تھی کہ اس کو بس میں کر لیتے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں الٰہی! میں اپنے سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی کا سوالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور اور ایسے عمل کا طلبگار ہوں جس سے تو راضی ہو جائے۔ الٰہی ہمارے اس سفر کو ہمارے لئے آسان کر دے اور اس کی دوری کو سمیٹ دے"

اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفة فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من وعثاء السفر وکابة المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل

"الٰہی! سفر میں تو ساتھی ہے اور اہل خانہ کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! ہم پناہ طلب کرتے ہیں۔ سفر کی تکالیف اور نامراد سفر سے نامراد لوٹنے اور اہل و عیال اور مال و دولت کے برے منظر سے"

یہ مذکورہ دعا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح سند کے ساتھ ثابت ہے اور مسلم میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مروی ہے۔ حاجی اپنے اس مبارک سفر میں ذکر الٰہی، استغفار، دعا، گریہ وزاری، تلاوت قرآن مجید اور اس کے معانی پر تدبر کو اپنا معمول بنائے رکھے اور اسی طرح باجماعت نماز کا اہتمام کرے۔ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے ہودہ گوئی، لایعنی باتوں، زیادہ مذاق جھوٹ، غیبت، تمسخر سے اپنی زبان کو روکے رکھے۔ دوران سفر اپنے احباب کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے اور انہیں کسی قسم کی بھی تکلیف دینے سے اجتناب کرے اور انہیں حسب استطاعت حکمت و دانائی کے ساتھ نیکی کا حکم دے اور برائی سے روکے۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام

حاجی جب میقات پر پہنچے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ غسل کرے اور خوشبو لگائے جیسا کہ ایک روایت میں مذکورہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ احرام کی صورت میں سلے کپڑے اتار دیتے، غسل فرماتے۔ ان سلی دو چادریں پہنتے۔ صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت منقول ہے، فرماتی ہیں۔

کنت اطیب رسول اللہ ﷺ لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت

"میں نے رسول اللہ ﷺ کو احرام سے پہلے اور احرام کھولتے ہی طواف بیت اللہ سے پہلے خوشبو لگائی"

رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بحالت حیض حکم دیا:

ان تغتسل و تحرم بالحج

"اب تو غسل کرلے اور حج کا احرام باندھ لے"

ذوالحلیفہ کے مقام پر جب اسماء بنت عمیس کے ہاں ولادت ہوئی تو ان کے لئے آپ ؐ نے حکم ارشاد فرمایا:

ان تغتسل و تستثفر بثوب و تحرم

"کہ وہ غسل کرے کپڑے کا لنگوٹ کس لے اور احرام باندھے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے یہ ثابت ہوا کہ عورت اگر میقات پر پہنچ کر حیض یا ولادت کی حالت میں مبتلا ہو جائے تو اس کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ غسل کرے اور لوگوں کے ساتھ احرام باندھے اور طواف بیت اللہ کے علاوہ تمام ارکان حج ادا کرے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کو حکم دیا۔ جو احرام باندھنے کا ارادہ کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی مونچھیں اور ناخن کٹوائے، زیر ناف اور بغلوں کے بالوں کو صاف کرے یعنی قبل از احرام اپنی ہر جائز ضرورت کو پورا کرے جو کہ وقتی طور پر بحالت احرام اس کے لئے حرام ہو جاتی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے بروقت ان مذکورہ اشیاء کا خیال رکھنے کا حکم دیا ہے۔ صحیحین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الفطرة خمس، الختان والاستحداد، وقص الشارب، وقلم الاظفار ونتف الآباط

پانچ چیزیں فطرت کے مطابق ہیں ختنہ، زیر ناف بال لینا، مونچھیں کاٹنا، ناخن تراشنا، زیر بغل بال نوچنا۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔

وقت لنا قص الشارب وقلم الاظفار ونتف الابط وحلق العانته ان لا نترک ذالک اکثر من اربعین لیلة

"ہمارے لئے مونچھیں کٹانے، ناخن تراشنے، بغل کے بال نوچنے اور زیر ناف بال مونڈنے کا وقت مقرر کر دیا اور وہ یہ تھا کہ ہم چالیس روز سے زیادہ نہ چھوڑیں"

نسائی شریف میں وقت لنا رسول اللہ ﷺ کے الفاظ ہیں (یعنی ہمارے لئے رسول اللہ ﷺ نے وقت مقرر کر دیا) امام احمد، ابو داؤد، ترمذی نے بھی اس کی تائید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔ جہاں تک سر کے بالوں کا تعلق ہے احرام کے وقت انہیں تراشنا مشروع نہیں ہے خواہ مرد کے سر کے بال ہوں یا عورت کے۔۔۔ یاد رہے کہ جہاں تک داڑھی کا معاملہ ہے تو اسے منڈانا قطعی طور پر حرام ہے خواہ احرام کا وقت ہو یا غیر احرام کا، بلکہ داڑھی کو بڑھانا واجب ہے جیسا کہ صحیحین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خالفوا المشرکین وفروا اللحی واحفوا الشوارب

"مشرکوں کی مخالفت کرو، داڑھیاں بڑھاؤ اور مونچھیں کتاؤ"

صحیح مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

جزوا الشوارب وارخوا اللحی، خالفوا المجوس

"مونچھیں کتاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ اور مجوس کی مخالفت کرو"

موجودہ دور میں یہ ایک بڑی مصیبت ہے کہ لوگوں کی اکثریت داڑھی رکھنے کی مخالفت کرتے ہوئے کفار اور مستورات کی مشابہت اختیار کرنے کی دلدادہ ہے حتی کہ اس دور کے بعض اہل علم کا بھی یہی وطیرہ ہے۔

ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سب مسلمانوں کو اس سنت کے اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگرچہ اکثریت اس سنت سے روگرداں ہے۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

احرام کے لئے مرد ایک تہمت اور چادر پہن لے۔ مستحب یہ ہے کہ دونوں چادریں سفید اور صاف ستھری ہوں اور پاؤں میں ایسے جوتے پہنے جو ٹخنوں کو ڈھانپ نہ رہے ہوں۔ اس سلسلہ میں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولیحرم احدکم فی ازار و رداء و نعلین ○

"ضروری ہے کہ تم میں سے ہر کوئی ایک تہمت ایک چادر اور دو جوتوں میں احرام باندھے"

یہ مسند امام احمد کی روایت ہے۔ عورت احرام کے کپڑے تو سیاہ رنگ کے پہن لے اور چاہے سبز رنگ کے یا اس کے علاوہ کسی اور رنگ کے ہوں۔ بہر حال مردوں کے احرام سے مشابہت نہ ہو، لیکن بعض لوگوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ عورت کا احرام سبز یا سیاہ رنگ کے کپڑوں میں ہی ہونا چاہئے۔ ان کے نزدیک عورت کسی اور رنگ کے کپڑے استعمال نہیں کرسکتی، لیکن کتاب و سنت میں اس کی کوئی دلیل نہیں، غسل، صفائی اور احرام کے کپڑے زیب تن کرنے کے بعد اپنے دل میں اس عبادت میں مشغولیت کی نیت کرے جس کا اس نے حج و عمرہ میں سے ارادہ کیا ہے۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الاعمال بالنیات و انما لکل امری ما نوی

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے نیت کی"

جو نیت ہو اسے لفظوں میں ذکر کرنا مشروع ہے، اگر عمرے کی نیت ہو تو لبیک عمرۃ یا اللھم لبیک عمرۃ کہے اور اگر حج کی نیت ہو تو لبیک حجا یا اللھم لبیک حجا کہے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی کہا، افضل یہ ہے کہ یہ الفاظ سواری پر بیٹھ کر ادا کیے جائیں، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اپنی اونٹنی پر بیٹھنے کے بعد یہ الفاظ کہے اور اس کے بعد آپ کی سواری میقات سے چل پڑی۔ اہل علم کے نزدیک ایسا کرنا ہی زیادہ صحیح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام کے علاوہ دیگر عبادات سرانجام دینے کے لئے نیت کا الفاظ سے تعبیر کرنا مشروع نہیں، نبی اکرم ﷺ سے بالخصوص یہی ثابت ہے، نماز، طواف یا دیگر عبادات نیت کا لفظوں میں بیان کرنا مناسب نہیں ہے۔ مثال کے طور پر یہ نہ کہے کہ فلاں فرضی یا نفلی نماز پڑھنے کی نیت کرتا ہوں یا فلاں نوعیت کا طواف کرتا ہوں، ان عبادات میں نیت کا لفظوں میں اظہار کرنا بدعت ہے اور باواز بلند نیت کا اظہار تو اور زیادہ قبیح ہے۔ اگر نیت کو الفاظ کا جامہ پہنانا شرعاً جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ امت کے سامنے فعلاً یا حکماً" ضرور وضاحت فرماتے اور سلف صالحین کا معمول ہوتا جبکہ یہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے منقول ہی نہیں ہے تو ثابت ہوا کہ یہ بدعت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة (مسلم)

"بدترین امور بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواقیت

(احرام باندھنے کے مقامات)

میقات کل پانچ ہیں۔

(۱) ذوالحلیفہ : یہ اہل مدینہ کی میقات ہے۔ آجکل یہ "ابیار علی" کے نام سے مشہور ہے۔

(۲) الجحفہ : یہ اہل شام کی میقات ہے۔ یہ رابغ کے نزدیک ایک ویران بستی ہے لیکن آج کل لوگ رابغ سے احرام باندھتے ہیں۔ بہرحال جس نے رابغ سے احرام باندھا اس نے میقات ہی سے احرام باندھا، کیونکہ رابغ اس سے قبل تھوڑے ہی فاصلہ پر واقع ہے۔

(۳) قرن المنازل : یہ اہل نجد کی میقات ہے، آج کل "السیل" کے نام سے مشہور ہے۔

(۴) یلملم : یہ اہل یمن کی میقات ہے۔

(۵) ذات العرق : یہ اہل عراق کی میقات ہے۔

یہ مذکورہ مواقیت نبی اکرم ﷺ نے ان علاقوں کے لوگوں کے لئے مقرر کیے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کا ہم نے تذکرہ کیا یا جن کا وہاں سے گزر ہو، بشرطیکہ وہ حج یا عمرہ کا ارادہ رکھتے ہوں۔ جو حج یا عمرہ کی نیت لے کر یہاں سے گزرے اس کے لئے احرام باندھ کر گزرنا ضروری ہے۔ عازمین حج یا عمرہ کو بغیر احرام کے گزرنا ممنوع ہے۔ خواہ ان کا سفر زمینی ہو یا ہوائی، نبی اکرم ﷺ نے اس کے متعلق یہ حکم ارشاد فرمایا:

ھن لھن و لمن اتی علیھن ممن ارادالحج والعمرة

جو مکہ مکرمہ حج و عمرہ کی غرض سے بذریعہ طیارہ جانا چاہتا ہے۔ اسے طیارے میں سوار ہونے سے پہلے ہی غسل وغیرہ کرلینا چاہئے، جب طیارہ میقات کے قریب پہنچے تو احرام کی چادریں زیب تن کرلے، اگر وقت زیادہ ہو تو عمرہ کی نیت سے تلبیہ کہے، اگر وقت تنگ ہو تو صرف حج کی نیت سے تلبیہ کہے، اگر طیارہ میں سوار ہونے سے پہلے یا میقات پہنچنے سے پہلے ہی احرام کی چادریں زیب تن کرلے تو پھر بھی کوئی مضائقہ نہیں، لیکن حج میں شمولیت کی نیت اور تلبیہ اسی وقت کہے جب وہ میقات یا اس کے بالمقابل پہنچ جائے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے میقات ہی سے احرام باندھا، دیگر امور دینیہ کی طرح امت پر یہ واجب ہے کہ مسائل حج میں بھی نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چلے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ (الاحزاب ۲۱)

"تمہارے لئے اللہ کے رسول بہترین نمونہ ہیں"

حجۃ الوداع کے موقعہ پر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خذوا عنی مناسککم

"مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو"

جو شخص بھی مکہ مکرمہ حج یا عمرہ کی نیت سے نہیں جارہا بلکہ اس کا مقصد تجارت یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر امور ہیں تو اس کے لئے احرام ضروری نہیں، الا یہ کہ وہ ان امور کے ساتھ حج یا عمرہ کا ارادہ بھی رکھتا ہو۔ جیساکہ مواقیت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ کا پہلے بھی یہ ارشاد گزر چکا ہے۔

هن لهن و لمن اتی علیهن ممن اراد الحج و العمرہ

یہ میقات ان کے لئے ہیں جو وہاں آباد ہوں یا جن کا وہاں سے گزر ہو بشرطیکہ وہ حج اور عمرے کا ارادہ رکھیں۔

اس کا مفہوم مخالف یہ ہو گا کہ جو شخص مواقیت سے گزرے اور وہ عازم حج یا عمرہ نہ ہو تو اس کے لئے احرام باندھنے کا حکم نہیں، یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اپنے بندوں پر رحمت اور آسانی ہے، ہمیں اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر ادا کرنا چاہئے، اس مسئلہ کی تائید اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے کہ جب نبی اکرم ﷺ فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپؐ نے احرام نہیں باندھا تھا بلکہ آپؐ کے سر پر خود تھی چونکہ آپؐ حج یا عمرے کی غرض سے داخل نہیں ہوئے تھے۔ آپ کی غرض مکہ کو فتح کرنے اور وہاں سے شرک مٹانے کی تھی۔

جن کا گھر مواقیت کے اندرونی مقامات پر ہو مثلاً جدہ، ام سلم، بحیرہ، شرائع، بدر، مستورہ یا ان جیسی دیگر بستیاں وہاں کے باشندوں کے لئے یہ ضروری نہیں کہ وہ میقات پر جاکر احرام باندھیں، بلکہ ان کے گھر ہی میقات کے قائم مقام ہوں گے، وہ جب حج یا عمرے کا ارادہ کریں تو اپنے گھر ہی سے احرام باندھیں۔ اگر میقات کے باہر قریبی مقام پر گھر ہو تو اسے اختیار ہے چاہے اپنے گھر سے احرام باندھ لے اگر چاہے تو وہ میقات سے احرام باندھ لے۔

www.KitaboSunnat.com

جو شخص حرم کی حدود میں ہو اور عمرہ ادا کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ حدود حرم سے باہر آکر عمرے کا احرام باندھے اس لئے کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرہ ادا کرنے کا نبی اکرم ﷺ سے مطالبہ کیا تو آپؐ نے ان کے بھائی عبدالرحمٰن کو حکم دیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو حدود حرم سے باہر لے جائیں تاکہ وہاں احرام باندھ سکے، یہ واقعہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ عمرہ ادا کرنے والا حدود حرم میں احرام نہیں باندھ سکتا، بلکہ احرام باندھنے کے لئے اسے حدود حرم سے باہر جانا ہوگا۔ یہ حدیث عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی سابقہ حدیث کو مخصوص کردیتی ہے۔ اسی حدیث میں نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: حتی اهل مكة يهلون من مكة

"اس سے مراد صرف حج کا احرام ہے نہ کہ عمرے کا"

اگر حدود حرم میں عمرے کا احرام باندھنا جائز ہوتا تو رسول اللہ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو احرام باندھنے کے لئے حدود حرم سے باہر جانے کا حکم کیوں دیتے، یہ بات روز روشن کی طرح عیاں مسئلہ ہے۔

جمہور علماء کی بھی یہی رائے ہے کہ ہر مومن کے لئے اس پر عمل پیرا ہونا زیادہ مناسب ہے، کیونکہ اس سے دونوں احادیث پر عمل ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ حج سے فارغ ہوکر تنعیم یا جعرانہ سے احرام باندھ کر کثرت سے عمرے ادا کرتے ہیں، حالانکہ وہ حج سے پہلے بھی عمرہ ادا کرچکے ہوتے ہیں، اس کے مشروع ہونے کی کوئی دلیل نہیں، بلکہ حج سے فراغت کے بعد عمرہ نہ کرنا زیادہ افضل ہے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حج سے فارغ ہوکر عمرہ ادا نہیں کیا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عمرے کے لئے تنعیم سے احرام اس لئے باندھا تھا کہ بوجہ حیض حج سے پہلے آپ عمرہ ادا نہیں کرسکی تھیں، تو آپ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ مطالبہ کیا کہ مجھے اس عمرے کے بدلے عمرہ ادا کرنے کی اجازت دی جائے جو امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجبوری میں ادا نہ کر سکی تھی تو آپ ؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مطالبہ منظور فرمالیا، اس سے آپ کو دو عمرے کا ثواب حاصل ہوا، ایک تو وہ عمرہ جس کا احرام حج سے پہلے باندھا تھا، لیکن بحالت شرعی عذر ادا نہ کیا جاسکا اور دوسرا یہ عمرہ جسے ادا کرنے کی آپ نے اجازت دی، اگر کسی خاتون کو ایسی ہی صورت پیش آجائے جیسی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیش آئی تھی تو وہ حج سے فارغ ہو کر عمرہ کرے۔ تمام حجاج کثرت سے عمرے کریں تو اس میں بڑی مشقت و تکلیف ہے، کثرت اژدہام اور حادثات کی بنا پر اس مشقت میں اور بھی زیادہ اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کی سنت کی صریحاً خلاف ورزی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں راہ سنت پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

میقات پر پہنچنے والوں کی دو حالتیں ہوں گی۔

(۱) ایک تو وہ حضرات ہیں جو کہ حج کے مہینوں کے علاوہ دیگر مہینوں میں پہنچتے ہیں مثلاً شعبان، رمضان وغیرہ ان لوگوں کے حق میں سنت یہ ہے کہ صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھیں اور باواز بلند لبیک عمرہ یا اللھم لبیک عمرہ کے الفاظ کہیں۔ پھر تلبیہ کہیں جیسا کہ نبی اکرم نے تلبیہ کہا تھا اور مسنون تلبیہ یہ ہے :

لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمة
لک و الملک لا شریک لک

"حاضر ہوں، الٰہی میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔
سب تعریفیں اور نعمتیں تیری ہی ہیں، ملک بھی تیرا ہے، تیرا کوئی شریک
نہیں"

یہ تلبیہ اور اس کے علاوہ اذکار مسنونہ کثرت سے کہتا جائے۔ یہاں تک کہ بیت اللہ مکہ پہنچ جائے، جب بیت اللہ میں داخل ہو تو تلبیہ کہنا بند کردے، پھر بیت اللہ کے گرد سات چکر لگائے اور پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز ادا کرے، پھر صفا کی طرف جائے اور صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائے، پھر اپنے سر کے بال منڈوائے یا کٹوائے، اس سے عمرہ ادا ہو جائے گا اور اس کے لئے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام کی وجہ سے اس کے لئے حرام و ممنوع ہو چکی تھی۔

(۲) دوسری قسم کے لوگ وہ ہیں جو میقات تک حج کے مہینوں میں مثلاً شوال، ذیقعد اور ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں پہنچیں، ان حضرات کے لئے تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو کرنے کا اختیار ہے، یا تو وہ صرف حج کا احرام باندھیں یا صرف عمرے کا، یا پھر حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھیں۔

نبی اکرم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر ذیقعد میں میقات پر پہنچے تھے، تو آپ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مذکورہ تینوں صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرنے کی اجازت دی تھی۔ اگر کسی کے پاس قربانی کے جانور کا اہتمام نہ ہو تو اس کے لئے سنت یہی ہے کہ صرف عمرے کا احرام باندھے اور اسی طرح عمرہ ادا کرے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے مکہ کے قریب پہنچ کر اپنے صحابہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تھا کہ عمرے کے احرام کی نیت کر لیں اور مکہ مکرمہ پہنچ کر اس کی اور زیادہ تاکید کی، نبی اکرم ﷺ کے اس حکم پر عمل کرتے ہوئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے طواف کیا، صفا و مروہ کے درمیان سعی کی، بال کٹوائے اور احرام کھول دیا، مگر وہ صحابہ مستثنیٰ رہے جن کے پاس قربانی کا اہتمام تھا۔

جس کے پاس قربانی کا جانور ہو اس کے لئے سنت طریقہ یہی ہے کہ وہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صحابی کو یوم النحر تک احرام برقرار رکھنے کا حکم دیا جس کے پاس قربانی کا اہتمام تھا۔

جس کے پاس قربانی کا جانور ہو اس کے لئے سنت طریقہ یہی ہے کہ وہ حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھے کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا چونکہ آپ کے ساتھ قربانی کا جانور تھا، اور جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے قربانی کا جانور ساتھ لیا اور عمرے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرام باندھ لیا تھا انہیں بھی یہی حکم دیا کہ وہ عمرے کے ساتھ حج کا تلبیہ بھی کہیں اور وہ اس وقت تک احرام نہ کھولیں جب تک حج اور عمرے سے فارغ نہ ہو جائیں، اور یہ فراغت قربانی کے دن ہوگی۔ اگر کسی شخص کے پاس قربانی کا اہتمام ہو اور اس نے صرف حج کا احرام باندھا ہو تو وہ بھی اپنے احرام کو برقرار رکھے تاوقتیکہ وہ قربانی کے دن حلال نہ ہو جائے، بالکل اس کی صورت قارن جیسی ہوگی۔

مذکورہ بحث سے یہ معلوم ہوا کہ جس نے صرف حج کا احرام باندھا یا حج اور عمرے کا اکٹھا احرام باندھا اور اس کے پاس قربانی نہیں اس کے لئے سنت طریقہ یہی ہے کہ وہ اسے عمرے کا احرام قرار دے، طواف اور سعی کرے، اپنے بال کٹوائے اور احرام کھول دے، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دیا جن کے پاس قربانی کے جانور نہیں تھے۔ الا یہ کہ تاخیر سے آنے کی بنا پر حج نوت ہو جانے کا خطرہ ہو بایں صورت اپنے احرام کو برقرار رکھ سکتا ہے، اگر محرم کو کسی بیماری یا دشمن کے ڈر کی بنا پر اس بات کا اندیشہ ہو کہ میں حج ادا نہیں کرسکوں گا تو وہ احرام باندھتے وقت یہ الفاظ کہے۔

فان حبسنی حابس فمحلی حیث حبستنی

اگر مجھے روکنے والے نے روک لیا میری وہی احرام کھولنے کی جگہ ہوگی الٰہی جہاں تو نے مجھے روکا۔

ضباعہ بنت ازبیر رضی اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں حج کرنا چاہتی ہوں لیکن میں بیمار ہوں تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

حجی واشترطی ان محلی حیث حبستنی (متفق علیہ)

حج کرو اور یہ شرط لگاؤ کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہوگی الٰہی! جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے مجھے روک لیا۔

اس شرط کا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر محرم کو حج مکمل کرنے میں بیماری یا دشمن کی رکاوٹ مانع ہو گی تو اس کے لئے احرام کھولنا جائز ہو گا اور اس پر کسی قسم کا کوئی ہرجانہ لازم نہیں آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معصوم بچوں کا حج

چھوٹے بچے یا بچی کا حج کرنا بھی درست ہے۔ صحیح مسلم شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں کہ ایک عورت نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں اپنے بچے کو پیش کرتے ہوئے عرض کی کہ کیا اس کا حج ہو گا؟ آپ ؐ نے فرمایا: ہاں، لیکن اس کے حج کا اجر و ثواب تجھے ملے گا۔

بخاری شریف میں سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے:

حج بی مع رسول اللہ ﷺ وانا ابن سبع سنین

رسول اللہ ﷺ کی رفاقت میں مجھے حج کرایا گیا جبکہ میں سات سال کا تھا۔

لیکن یہ حج ان کے لئے کافی تصور نہیں کیا جائے گا اسی طرح غلام اور لونڈی کا حج بھی فرضی حج کے قائم مقام تصور نہیں کیا جائے گا جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ایما صبی حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجۃ اخری: وایما عبد حج ثم اعتق

جس بچے نے حج کیا ہو پھر وہ بالغ ہو جائے اس پر لازم ہے کہ دوسرا حج کرے اور جس غلام نے حج کیا ہو اور پھر وہ آزاد ہو جائے تو اسے "فعلیہ حجۃ" چاہیے کہ دوسرا حج کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ روایت کو ابن ابی شیبہ اور بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا۔

اگر بچہ ابھی باشعور نہ ہو تو احرام کی نیت اس کا ولی کرے گا، ولی بچے کے سلے کپڑے اتار دے اور ان سلے پہنا دے اور اس کی طرف سے تلبیہ کہے، اس سے وہ بچہ محرم متصور ہو گا اور ان افعال سے روکے جس سے کہ بڑی عمر کے محرم کو روکا جاتا ہے اور یہی معاملہ معصوم بچی کا بھی ہے، اس کے احرام کی نیت بھی ولی کرے گا اور اس کی جانب سے تلبیہ کہے گا اور وہ اس سے محرم متصور ہوگی اور اسے بھی ان کاموں سے روکا جائے گا، جس سے بڑی عمر کی محرمہ عورت کو روکا جاتا ہے، ضروری ہے کہ یہ دونوں طواف کے دوران پاکیزہ بدن و لباس ہوں کیونکہ طواف نماز کی مانند ہے اور اس کی صحت و درستگی کے لئے طہارت شرط ہے۔ اگر بچہ اور بچی باشعور ہوں تو وہ دونوں اپنے ولی کی اجازت سے احرام باندھیں اور وہ اسی طرح احرام باندھیں جس طرح بڑی عمر کے لوگ احرام باندھتے ہیں، باقاعدہ غسل کریں اور خوشبو لگائیں، ان کا ولی ہی تمام امور کی انجام دہی کا ذمہ دار ہے، خواہ ولی ان کا باپ ہو یا ماں یا کوئی دیگر رشتہ دار جو کام یہ بچے سرانجام نہ دے سکیں تو انہیں انجام دینا ولی کی ذمہ داری ہوگی مثلاً (رمی جمرات وغیرہ) اس کے علاوہ حج کے دیگر ارکان انہیں انجام دینے ہوں گے، مثلاً وقوف عرفہ، منیٰ اور مزدلفہ میں رات گزارنا، طواف اور سعی وغیرہ اگر وہ طواف یا سعی بین الصفا والمروہ نہ کر سکیں تو ولی انہیں گود میں لے کر طواف و سعی کروائے، گود میں لینے والے کے لئے افضل یہی ہے کہ وہ اپنے اور بچوں کے طواف و سعی کو مشترک نہ کرے بلکہ وہ بچوں کے لئے طواف و سعی کی الگ نیت کرے اور اپنا طواف و سعی مستقل طور پر کرے، عبادت میں احتیاط کا پہلو یہی ہے اور درج ذیل حدیث شریف کا بھی یہی تقاضہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دع ما یریبک الی ما لا یریبک

"ایسے عمل کو چھوڑ دے جو تجھے شک میں مبتلا کرے تا آنکہ تجھے کوئی شک نہ رہے"

لیکن اگر کوئی بچے کو گود میں اٹھا کر اپنے طواف وسعی اور اپنے بچے کے طواف وسعی کی ایک ساتھ نیت کر لیتا ہے تو اسے کفایت کر جائے گا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس عورت کو جس نے اپنے بچے کے حج کے متعلق سوال کیا تھا یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ اس کی طرف سے طواف یا سعی مستقل طور پر کرنا، اگر یہ واجب ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس کو ضرور بیان فرما دیتے!

باشعور بچے کو طواف شروع کرنے سے پہلے بڑی عمر کے محرم کی طرح وضو اور ہر نوعیت کی نجاست وغیرہ سے طہارت و پاکیزگی اختیار کرنے کا حکم دیا جائے گا۔

چھوٹے بچے کو احرام پہنانا ولی پر واجب نہیں بلکہ یہ نفل ہے، اگر وہ انہیں احرام پہنا دیتا ہے تو اسے اجر و ثواب ملے گا، اگر یوں ہی چھوڑ دیتا ہے تو کوئی جرم کی بات نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممنوعات احرام

احرام باندھنے کے بعد مرد ہو یا عورت کسی کو بھی اپنے بال یا ناخن کاٹنے نہیں چاہئیں اور نہ ہی خوشبو لگانی چاہئے اور مرد محرم کے لئے خاص طور پر مکمل سلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں اور نہ ہی جزوی نوعیت کا سلا ہوا کپڑا پہننا جائز ہے، مثال کے طور پر قمیض، شلوار، نیکر، بنیان، موزے اور جرابیں وغیرہ۔ الا یہ کہ اسے تہبند میسر نہ ہو، بایں صورت وہ پاجامہ پہن سکتا ہے، اسی طرح جیسے جوتا میسر نہ ہو وہ بغیر کاٹے موزہ پہن سکتا ہے جیسا کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے صحیحین میں مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

> من لم يجد نعلين فليلبس الخفين و من لم يجد ازارا فليلبس السراويل
>
> "جس کے پاس نعل میسر نہ ہو وہ موزے پہن لے اور جس کے پاس تہمت میسر نہ ہو وہ پاجامہ پہن لے"

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں نعلین میسر نہ ہونے کی صورت میں موزوں کو کاٹنے کا جو حکم ملتا ہے وہ منسوخ ہے، کیونکہ یہ حکم نبی اکرم ﷺ نے مدینہ منورہ میں اس وقت صادر فرمایا تھا جبکہ آپ ؐ سے یہ دریافت کیا گیا کہ محرم کیا پہنے؟

لیکن میدان عرفات میں جب آپ ؐ نے لوگوں سے خطاب کیا تو نعلین کے میسر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی صورت میں موزے پہننے کا تو حکم دیا لیکن انہیں کاٹنے کا حکم نہیں دیا، اس خطبہ میں وہ لوگ بھی حاضر تھے جنہوں نے مدینہ منورہ میں آپ ؐ کا یہ فرمان نہیں سنا تھا۔

اصول فقہ مصطلحات حدیث کا ایک معروف قاعدہ ہے کہ بوقت ضرورت تاخیر بیان جائز نہیں۔

بہر حال اس سے ثابت ہوا کہ موزوں کو کاٹنے کا حکم منسوخ ہے، اگر کاٹنا واجب ہوتا تو نبی اکرم ﷺ اس کو ضرور بیان فرما دیتے واللہ اعلم بالصواب

محرم کے لئے ایسے موزے پہننا جائز ہیں جو ٹخنوں سے تجاوز نہ کر رہے ہوں، یہ نعلین ہی کی جنس متصور ہوں گے، اسی طرح تہمت کو مضبوط کرنے کے لئے اس کے اوپر کوئی رسی وغیرہ باندھنا جائز ہے، کیونکہ ایسا کرنے سے آپ ؐ نے منع نہیں فرمایا۔

محرم کے لئے نہانا، سر کو دھونا اور بوقت ضرورت احتیاط کے ساتھ سر کو کھجلانا جائز ہے، اگر اس سے سر کا کوئی بال گر جائے تو کوئی حرج نہیں، محرم عورت کا اپنے چہرے پر سلا ہوا مثلاً برقعہ یا نقاب وغیرہ پہننا شرعاً درست نہیں جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لا ینقب المراۃ ولا تلبس القفازین (رواہ البخاری)

عورت نقاب نہ اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے

اس کے علاوہ محرم عورت سلا ہوا کپڑا مثلاً قمیض، شلوار، موزے اور جرابیں وغیرہ پہن سکتی ہے، بوقت ضرورت محرم عورت بحالت احرام اپنے چہرے پر دوپٹہ بغیر کسی رکاوٹ کے لٹکا سکتی ہے، اگر دوپٹہ چہرے کو چھو جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

کان الرکبان یمرون بنا نحن مع رسول ﷺ فاذا حاذونا سدلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احدنا جلبابها من راسها علی وجهها فاذا جاوزونا کشفناه○

قافلے جب ہمارے پاس سے گزرتے اور ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھیں جب ہمارے سامنے آتے تو ہم میں سے ہر عورت چادر سر کے اوپر سے اپنے چہرے پر ڈال لیتی جب وہ گزر جاتے تو ہم چادر ہٹا لیتیں۔

ابوداؤد اور ابن ماجہ میں یہ روایت مذکور ہے اور دار قطنی میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے۔

اور اسی طرح اگر وہ اپنے ہاتھوں کو کپڑے میں چھپا لے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بالخصوص جب اجنبی مردوں کا سامنا ہو تو اس وقت چہرے اور ہاتھوں کو چھپانا واجب ہے۔ اس لئے کہ عورت کا چہرہ اور ہتھیلیاں بھی ستر ہیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ ﴾ (سورۂ نور ۳۱)

"اپنے خاوندوں کے علاوہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں"

اس میں کوئی شک نہیں کہ چہرہ اور ہتھیلی زینت کے اظہار کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، چہرہ تو اس سلسلہ میں اور بھی زیادہ اہمیت کا حامل ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ مَتَاعًا فَاسْأَلُوهُنَّ مِن وَرَاءِ حِجَابٍ ذَٰلِكُمْ أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ وَقُلُوبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب ۵۳)

"جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پس پردہ مانگو، یہ تمہارے اور ان کے دلوں کو پاکیزہ رکھنے کا ذریعہ ہے"

اکثر عورتیں دوپٹے کو چہرے سے اونچا رکھنے کے لئے اپنے سر پر پٹی باندھ لیتی ہیں، ہماری معلومات کے مطابق شریعت میں اس کی کوئی اصل موجود نہیں، اگر یہ چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشروع ہوتی تو نبی اکرم ﷺ امت کے سامنے اس کی وضاحت فرما دیتے۔

احرام کے کپڑے میلے ہو جائیں تو محرم مرد و عورت کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ انہیں دھو ڈالے یا پھر نیا احرام پہن لے، احرام کے لئے ایسے کپڑے پہننا جائز نہیں جن کے ساتھ زعفران وغیرہ لگا ہوا ہو، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا: محرم پر بھی واجب ہے کہ وہ بحالت احرام جماع، فسق اور جھگڑے وغیرہ سے اجتناب کرے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۝ ﴾ (البقرہ ۱۹۷)

"حج کے مہینے معین ومعلوم ہیں تو جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے تو حج کے دنوں میں نہ عورت سے اختلاط کرے نہ کوئی برا کام کرے اور نہ کسی سے جھگڑے"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ

جس نے حج کیا نہ اس میں کوئی بیہودگی کی اور نہ ہی کوئی برا کام کیا تو وہ ایسا بے گناہ لوٹے گا جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔

الرفث: کا اطلاق جماع اور فحش گوئی پر ہوتا ہے۔

فسق: کا اطلاق جملہ قسم کے معاصی پر ہوتا ہے۔

الجدال: ایسا جھگڑا جو باطل کی تائید میں ہو، یا وہ جھگڑا جو فضول نوعیت کا ہو۔

لیکن اگر جدال حق کی تائید اور باطل کی تردید کی غرض سے ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ اس کا تو قرآن مجید میں حکم دیا گیا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ - (النحل ۱۲۵)

(اے پیغمبر) لوگوں کو دانش اور نیک نصیحت سے اپنے پروردگار کے راستے کی طرف بلاؤ اور بہت ہی اچھے طریق سے ان سے مجادلہ کرو۔

مرد محرم کے لئے ٹوپی، رومال یا پگڑی وغیرہ سے سر کو ڈھانپنا شرعاً جائز نہیں، جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے متعلق ارشاد فرمایا۔ جو عرفہ کے دن اپنی سواری سے گر کر مر گیا تھا:

غسلوہ بماء وسدر وکفنوہ فی ثوبیہ ولا تخمروا راسہ ووجھۃ فانہ یبعث یوما لقیامتہ ملبیا (متفق علیہ)

"اسے پانی اور بیری سے نہلاؤ اور اسے دو کپڑوں میں کفن دے دو اس کے سر اور چہرے کو نہ ڈھانپو۔ یہ قیامت کے روز تلبیہ کہتا ہوا اٹھایا جائے گا"

اگر کوئی محرم بیٹھا ہے اور چھت کا سایہ اس پر ہوتا ہے یا وہ چھتری اپنے سر پر پھیلا لیتا ہے، یا خیمے یا درخت کے سائے میں بیٹھتا ہے تو اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں، کیونکہ صحیح حدیث سے یہ ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے جب جمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں تو آپ کے سر پر سایہ کیا گیا اور یہ بھی ثابت ہے کہ عرفہ کے دن نمرہ میں آپ کے لئے ایک قبہ بنایا گیا اور آپ زوال تک اس میں بیٹھے رہے۔

محرم مرد و عورت کے لئے خشکی کا شکار کرنا اور اس میں تعاون کرنا یا شکار کے جانور کو بدکانا شرعاً حرام ہے۔ اسی طرح بحالت احرام، نکاح، جماع، منگنی، مباشرت وغیرہ بھی ناجائز ہے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاینکح المحرم ولا ینکح ولا یخطب (مسلم شریف)
"بحالت احرام محرم اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح نہیں کر سکتا اور نہ ہی منگنی کر سکتا ہے"

اگر محرم بھول کر جہالت کی بنا پر سلا ہوا کپڑا پہن لیتا ہے یا اپنے سر کو ڈھانپ لیتا ہے یا خوشبو لگا لیتا ہے تو اس پر کوئی فدیہ وغیرہ نہیں ہوگا، یا اسی طرح اگر محرم بھول کر یا جہالت کی بنا پر اپنے سر کے بال منڈوا دیتا ہے یا تھوڑے سے بال کاٹ لیتا ہے یا ناخن تراش لیتا ہے تو بایں صورت اس پر کوئی فدیہ وغیرہ نہیں ہوگا۔

ہر مسلمان پر یہ حرام ہے کہ وہ حدود حرم میں شکار کرے یا شکار کرنے پر تعاون کرے، خواہ وہ محرم ہو یا غیر محرم مرد ہو یا عورت۔ بہرحال ہر مسلمان کے لئے حدود حرم میں شکار کرنا ممنوع ہے اور نہ ہی کوئی شخص شکار کے جانور کو اس کی جگہ سے بھگائے اور اس کے لئے حدود حرم میں درخت یا سبزہ وغیرہ کاٹنا بھی حرام ہے اور نہ ہی حدود حرم میں کسی کی گری ہوئی چیز اٹھا سکتا ہے الا یہ کہ وہ اٹھا کر ایسے شخص کے حوالے کر دے جو اس کا اعلان کرے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ان هذا البلد ۔۔۔ یعنی مکه حرام بحرمه الله الی یوم القیامه لا یعضد شجرها ولا ینفر صیدها ولا یختلی خلاها ولا تحل ساقطتها الا لمنشد.... (متفق علیہ)

یہ شہر مکہ روز قیامت تک اللہ کی حرمت کے سبب سے محترم ہے، نہ تو اس کا کوئی درخت کاٹا جائے، نہ اس کے شکار کو بدکایا جائے، نہ اس کے سبزے کو کاٹا جائے اور نہ ہی کسی گری چیز کو اٹھانا جائز ہے الا یہ کہ وہ چیز اٹھا کر کسی اعلان کرنے والے کے سپرد کر دے۔

منشد : اعلان کرنے والے کو کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلا : سبز تازہ گھاس کو کہتے ہیں۔

یاد رہے کہ منیٰ اور مزدلفہ حدود حرم میں داخل ہیں، البتہ میدان عرفات حدود حرم سے خارج ہے۔

محرم جب مکہ پہنچے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی کیا، جب مسجد حرام میں داخل ہو تو سنت طریقہ یہی ہے کہ دایاں پاؤں پہلے رکھے اور درج ذیل دعا پڑھے:

بسم الله والصلوة والسلام على رسول الله اعوذ بالله العظيم وبوجهه الكريم وسلطانه القديم من الشيطان الرجيم اللهم افتح لي ابواب رحمتك

"شروع اللہ کے نام سے درود و سلام ہو اللہ کے رسول پر، مجھے پناہ چاہیے اللہ عظیم کی بارگاہ میں اس کے چہرہ کریم اور سلطنت قدیم کی وساطت سے شیطان مردود سے، الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے"۔

اسی طرح ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کلمہ پڑھے، مسجد حرام میں داخل ہوتے وقت ان کے علاوہ کوئی اور مخصوص کلمات نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔

جب کعبۃ اللہ کے پاس پہنچ جائے تو طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ کہنا بند کر دے، خواہ کوئی حج تمتع کی نیت سے آیا ہو یا عمرہ کی نیت سے، پھر حجر اسود کے بالمقابل آئے دائیں ہاتھ سے چھوئے، اگر آسانی سے ہو سکے تو اسے بوسہ دے، لیکن اس کے لئے لوگوں کو ایذا نہ پہنچائے۔ حجر اسود کے چھوتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہے، اگر اژدھام کی وجہ سے چھونا ممکن نہ ہو تو ہاتھ یا چھڑی وغیرہ سے اشارہ کر لے، لیکن جس چیز سے اشارہ کرے اسے نہ چومے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طواف کرتے وقت بیت اللہ بائیں طرف رہے، طواف کی ابتدا درج ذیل دعا سے کرے تو بہت بہتر ہو گا:

اللھم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و وفاء بعھدک و اتباعا لسنۃ نبیک محمد ﷺ

الہی! تجھ پر ایمان، تیری کتاب کی تصدیق تیرے وعدے کی وفا اور تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے (طواف کا آغاز مجھ سے ہو رہا ہے۔)

یہ دعا نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے طواف کے سات چکر لگائے، طواف قدوم میں پہلے تین چکروں میں رمل کرے، خواہ اس نے عمرے کا احرام یا حج تمتع، حج مفرد یا حج قران کا احرام باندھا ہو، دوسرے چار چکروں میں وہ معمول کے مطابق چلے۔ ہر چکر کی ابتدا حجراسود پر کرے، رمل چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر تیز چلنے کو کہتے ہیں، اس طواف میں بالخصوص اضطباع کرنا مستحب ہے۔

اضطباع: اس کیفیت کو کہتے ہیں جس میں محرم چادر کے درمیانے حصے کو دائیں کندھے کے نیچے سے گزار کر چادر کے دونوں کنارے بائیں کندھے پر ڈال لے، اگر طواف کے چکروں میں شک پیدا ہو تو اپنے خیال میں کم چکروں کو بنیاد بنائے، مثال کے طور پر اگر یہ شک لاحق ہوا کہ چار چکر لگائے ہیں یا تین تو تین کو بنیاد بنائے اور یہی انداز سعی بین الصفا والمروہ میں اختیار کرے۔

اس طواف سے فارغ ہو کر چادر کو دونوں کندھوں پر اوڑھ لے۔ چادر کے دونوں کنارے سینے پر ہوں، یاد رہے کہ طواف کی دو رکعت پڑھنے سے پہلے یہ کیفیت اختیار کر لی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحالت طواف جو چیزیں عورتوں کے حق میں منکر کہلاتی ہیں، ان سے احتراز ضروری ہے، ان میں سے پہلی چیز تو یہ ہے کہ عورتیں زیب و زینت سے آراستہ ہو کر طواف نہ کریں، اسی طرح عطریات کا استعمال نہ کریں اور بحالت طواف بے پردہ بھی نہ ہوں، کیونکہ عورت کا پورا بدن ستر ہے، لہٰذا اس پر یہ واجب ہے کہ باپردہ رہے حالت طواف یا عام حالات میں جبکہ اس کا گزر مردوں میں سے ہو رہا ہو تو زینت کے اظہار سے پرہیز کرے، کیونکہ عورت ستر ہے، ایک فتنہ ہے، بالخصوص عورت کا چہرہ اظہار زینت کے سلسلے میں سب سے زیادہ نمایاں حیثیت رکھتا ہے، لہٰذا چہرے کا کھلا رکھنا عورت کے لئے جائز نہیں ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ﴾ .... (النور ۳۱)

"اپنے خاوندوں کے علاوہ اپنی زینت کا اظہار نہ کریں"

اسی طرح عورت کو حجراسود کو بوسہ دیتے وقت بھی چہرہ برہنہ نہیں کرنا چاہئے۔ بالخصوص جبکہ اسے کوئی مرد دیکھ رہا ہو۔ اگر زیادہ بھیڑ کی وجہ سے عورتیں حجراسود کو چھو نہ سکیں اور نہ ہی بوسہ دے سکیں تو اس صورت میں ان کے لئے مردوں کے ساتھ مزاحمت کرنا جائز نہیں، بلکہ ان کے لئے مناسب یہی ہے کہ سکون کے ساتھ مردوں کے پیچھے طواف کرتی رہیں۔ اس سے انشاء اللہ بھیڑ کی صورت میں قرب کعبہ کی نسبت زیادہ اجر و ثواب ملے گا۔

طواف قدوم کے علاوہ دیگر طوافوں میں رمل اور اضطباع مشروع نہیں ہے اور نہ ہی عورتوں کو اس کا حکم ہے اور نہ ہی سعی بین الصفا والمروہ میں اس کا حکم دیا گیا ہے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے رمل اور اضطباع اس وقت کیا جبکہ مکہ مکرمہ تشریف لائے اور طواف قدوم کیا، یہ ضروری ہے کہ حالت طواف میں جملہ پلیدگیوں سے پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، اپنے رب کے حضور خشوع و خضوع کی کیفیت میں ہو، دوران طواف قرآن مجید کی تلاوت کرتا رہے تو یہ بھی اچھی بات ہے، طواف قدوم اور دیگر طوافوں میں یا سعی میں مخصوص دعائیں اور اذکار کرنا شریعت میں ثابت نہیں، آج لوگوں نے ہر چکر کے لئے جو دعائیں اور اذکار مخصوص کر لئے ہیں، ان کی دین میں کوئی اصل موجود نہیں بلکہ جو چاہے دعا مانگے، اور جب طواف کرتا ہوا رکن یمانی کے سامنے آئے تو اپنے دائیں ہاتھ سے اس کو مس کرے اور بسم اللہ واللہ اکبر کہے اور اسے بوسہ نہ دے، اگر اژدھام کی وجہ سے چھونا مشکل ہو تو اپنے طواف کو جاری رکھے، اور اس کی طرف اشارہ کر دے اور اللہ اکبر کے الفاظ نہ کہے کیونکہ یہ ہماری معلومات کے مطابق نبی اکرم ﷺ سے ثابت نہیں ہے، رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان یہ دعا پڑھے:

﴿ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴾ ..... (البقرہ۲۰۱)

پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عنایت فرما ہمیں عذاب جہنم سے بچا لے۔

جب بھی حجر اسود کے بالمقابل آئے اسے ہاتھ لگائے بوسہ دے اور اللہ اکبر کہے، اگر چھونا اور بوسہ دینا ممکن نہ ہو تو بالمقابل آکر حجر اسود کی طرف اشارہ کرے اور اللہ اکبر کہے، زمزم اور مقام ابراہیم کے اوپر سے ہو کر طواف کرنے میں کوئی حرج نہیں، بالخصوص جبکہ زیادہ رش ہو۔

﴿ ولو طاف في اروقة المسجد اجزاء ﴾ ○

"اگر وہ مسجد کے برآمدوں میں طواف کرلے تو بھی کافی ہو گا"

اگر ممکن ہو تو کعبہ کے قریب طواف کرنا زیادہ افضل ہے۔ طواف سے فارغ ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ممکن ہو تو مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کرے، اگر اژدھام کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو مسجد حرام میں جہاں چاہے نماز پڑھ لے، ان دو رکعتوں میں سنت یہ ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ پڑھے، دو رکعت سے فارغ ہوکر اگر آسانی ہو تو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے حجر اسود کو اپنے دائیں ہاتھ سے استلام (چھوئے) کرے، پھر وہاں سے صفا کی طرف آئے، دروازے کے پاس کھڑا ہو یا اوپر چڑھ جائے، صفا پر چڑھنا افضل ہے، بشرطیکہ ایسا کرنا ممکن ہو--- اور وہاں یہ پڑھے:

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَۃَ مِنْ شَعَآئِرِ اللہِ ﴾ (البقرہ ۱۵۸)

"صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں"

پھر اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے اللہ کی تعریف اور اس کی بڑائی بیان کرے، اور پھر یہ کلمات کہے:

لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ، لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شئی قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کی ہے، تعریف اسی کی ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، ایک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا اپنے بندے کی مدد کی اور ایک اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔

پھر ہاتھ اٹھا کر تین مرتبہ دعا مانگے۔ دعا اور ذکر الٰہی کے الفاظ کو تین مرتبہ دہرائے، پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف چل دے۔ جب پہلے ستون کے پاس پہنچے تو وہاں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سبز ستون تک ہلکی دوڑ لگائے، لیکن عورت کے لئے ان ستونوں کے مابین دوڑنے کا حکم نہیں، کیونکہ عورت کا پورا بدن ستر ہے، اس کے لئے عام معمول کے مطابق چلنے کا حکم ہے، غرضیکہ پھر چلتا ہوا مروہ پہ جاچڑھے اور وہاں وہی کچھ کرے اور کہے جو صفا پر کیا یا کہا تھا۔ پھر مروہ سے اتر کر چلنے کی جگہ چلے اور دوڑنے کی جگہ دوڑے، یہاں تک کہ صفا تک پہنچ جائے، گویا جانے اور آنے کے دو چکر تصور کئے جائیں گے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح ثابت ہے، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خذوا عنی مناسککم

مجھ سے اپنے حج کے طریقے سیکھ لو

سعی کے دوران کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرے اور دعائیں مانگے اور ہر قسم کی پلیدگی وغیرہ سے پاک ہو اور باوضو ہو، اگر بے وضو بھی سعی کرلے تو کفایت کر جائے گی، اسی طرح اگر عورت طواف کے بعد حائضہ ہو جاتی ہے یا وہ بچے کو جنم دے دیتی ہے، بایں حالت اگر اس نے سعی کی تو کافی متصور ہوگی، اس لئے کہ سعی کے لئے شرعی طور پر طہارت شرط نہیں۔۔۔ البتہ طہارت مستحب ضرور ہے، جب سعی مکمل کرلے، تو اپنے سر کو منڈوا دے یا بال کتروا دے، لیکن مرد کے لئے سر کا منڈوانا افضل ہے، لیکن اگر وہ بال کتروا لیتا ہے اور حج کے لئے سر کو منڈوانے کو چھوڑ دیتا ہے تو بھی بہتر ہے، اگر کوئی شخص حج کے بالکل قریبی ایام میں مکہ مکرمہ آئے تو اس کے لئے عمرہ کے بعد بالوں کو کتر انا افضل ہے تاکہ وہ حج کے بعد سر منڈوا سکے، اس لئے کہ جب نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام 4 ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے حکم دیا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دیں، اور بال کتروالیں، اس موقع پر آپ نے سر منڈانے کا حکم نہیں دیا، ضروری ہے کہ بال برابر کترائے جائیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر کے چند بال کترنا اور دوسرے علی حالہ چھوڑ دینا درست نہیں، اسی طرح سر کے بعض حصے کو منڈوانا اور بعض کو علی حالہ چھوڑ دینا درست نہیں، عورت کے لئے صرف بال کٹوانے کا حکم ہے، عورت اپنی ہر مینڈھی سے انگلی کے پور کے برابر بال کاٹ لے، اور اس سے زیادہ بال نہ کترائے، جب محرم مذکورہ کام سرانجام دے لے تو گویا اس کا عمرہ مکمل ہو گیا اور اس کے لئے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو محض احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی، الا یہ کہ اس نے قربانی کے جانور کو آگے بھیج دیا ہو، ایسا شخص عمرہ کرنے کے بعد بھی احرام کو برقرار رکھے گا، یہاں تک وہ حج و عمرہ سے ایک ساتھ فارغ ہو کر احرام کھولے گا، جس نے حج مفرد کا احرام باندھا ہو یا حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا ہو تو اس کے لئے مسنون طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنا احرام کھول دے اور حج تمتع کرنے والے کا انداز اختیار کرے الا یہ کہ جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو، نبی اکرم ﷺ نے صحابہ ☆ کو یہی حکم دیا اور فرمایا:

> لوانی سقت الھدی لاحللت معکم
>
> اگر میں نے قربانی آگے نہ بھیجی ہوتی تو میں بھی تمہارے ساتھ احرام کھول دیتا۔

اگر عمرے کا احرام باندھنے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے تو وہ حیض سے پاک ہونے تک بیت اللہ کا طواف اور سعی وغیرہ نہ کرے، جب پاک ہو جائے تو پھر بیت اللہ کا طواف کرے، سعی کرے اور اپنے سر کے بالوں میں سے کچھ کاٹے، اس سے اس کا عمرہ مکمل ہو جائے گا، اگر یوم الترویہ، یعنی 8 ذی الحجہ سے پہلے وہ پاک نہ ہو تو وہ حج کا احرام وہیں سے باندھ لے جہاں وہ مقیم ہے اور دوسرے لوگوں کے ساتھ منیٰ جائے گویا کہ وہ حج قران کر رہی ہے اور وہ سب کام سرانجام دے جو ایک حاجی سرانجام دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، مثلاً وقوف عرفہ، مشعر الحرام کے قریب وقوف، رمی جمرات، مزدلفہ میں رات کا قیام، منیٰ میں قیام، قربانی، بال کٹوانا، لیکن جب وہ پاک ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے، صفا و مروہ میں سعی کرے، طواف و سعی ایک ہی مرتبہ کافی ہوگی اور یہی طواف حج اور عمرے کا ایک ساتھ متصور ہوگا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا جب عمرے کا احرام باندھنے کے بعد حائضہ ہوگئیں تو نبی کریم ﷺ نے آپ سے ارشاد فرمایا:

افعلی مایفعل الحاج غیر ان لا تطو فی البیت حتی تطھری

(متفق علیہ)

وہی کچھ کر جو ایک حاجی کرتا ہے، البتہ بیت اللہ کا طواف نہ کر، تاوقتیکہ تو پاک نہ ہو جائے۔

جب حائضہ اور نفاس والی عورت قربانی کے دن جمرہ پر کنکری مارے اور کچھ بال کٹوائے تو اس کے لئے ہر وہ چیز جائز ہو جائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی، بایں حالت وہ وظیفہ زوجیت ادا نہیں کر سکتی تاوقتیکہ وہ حج پورا نہ کرلے جب وہ حیض یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد طواف اور سعی کرلے تو اس کا خاوند کے پاس جانا جائز ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

یوم الترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ کو جو بھی حج کرنا چاہتا ہے اور وہ مکہ میں قیام پذیر ہے اسے اپنی قیام گاہ سے حج کے لئے احرام باندھ لینا چاہئے، اس لئے کہ صحابہ کرام• ابطح کے مقام پر ٹھہرے اور آٹھ ذی الحجہ کو انہوں نے وہیں سے احرام باندھا، جہاں وہ رہائش پذیر تھے، انہیں احرام باندھنے کے لئے بیت اللہ جانے کا حکم نہیں دیا گیا اور اسی طرح یہ بھی حکم نہیں دیا گیا کہ وہ میزاب کے پاس جاکر احرام باندھیں اور نہ ہی انہیں منیٰ جاتے ہوئے الوداعی طواف کا حکم دیا گیا، اگر یہ مشروع ہوتا تو نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ضرور اس کی تعلیم دیتے حقیقی خیر و بھلائی نبی اکرم ﷺ کی پیروی اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نقش قدم پر چلنے میں ہی ہے۔

حج کا احرام باندھتے ہوئے غسل و صفائی کرنا اور خوشبو لگانا مستحب ہے، بعینہ جیسا کہ میقات سے احرام باندھتے وقت کیا جاتا ہے، حج کا احرام باندھنے کے بعد یوم الترویہ یعنی آٹھ ذی الحجہ کو زوال سے پہلے یا تھوڑا سا بعد منیٰ کی طرف کوچ کر جانا چاہئے، اس دوران کثرت سے تلبیہ کہے، یہاں تک کہ جمرہ عقبہ کی رمی سے فارغ ہو، حجاج کرام نماز ظہر، عصر، مغرب، عشا اور فجر منیٰ میں پڑھتے ہیں، مسنون طریقہ یہ ہے کہ ہر نماز بروقت پڑھی جائے اور دوگانہ ادا کیا جائے، قصر (دوگانہ) مغرب اور فجر کے علاوہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازوں میں کیا جائے گا، قصر (دوگانہ) کی اجازت اہالیان مکہ اور دیگر تمام اشخاص کے لئے ہے جو دور دراز سے آئے ہوئے ہوں۔ اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے اہل مکہ اور دیگر تمام حضرات کو منیٰ، مزدلفہ اور عرفات میں دوگانہ نماز پڑھائی اور اہل مکہ میں سے کسی کو بھی نماز مکمل پڑھنے کا حکم نہیں دیا، اگر یہ واجب ہوتا تو نبی اکرم ﷺ امت کے سامنے اس کی ضرور وضاحت فرمادیتے۔ یوم عرفہ کو طلوع آفتاب کے بعد ہر حاجی میدان عرفات کی طرف روانہ ہو، مسنون طریقہ یہ ہے کہ اگر ہو سکے تو مسجد نمرہ میں زوال تک پڑاؤ کرے، کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسا ہی کیا تھا۔ زوال آفتاب کے بعد امام یا اس کے نائب کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ مناسب حال خطبہ دے۔ دوران خطاب ان مسائل کا ضرور تذکرہ کرے جن کا تعلق یوم عرفہ اور بعد میں آنے والے ایام سے ہے، خطبے میں تقویٰ، توحید خالص اور اخلاص نیت کی لوگوں کو تلقین کرے، اس طرح خطبہ میں حاضرین کو محرمات سے ڈرائے، کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین کرے اور نبی اکرم ﷺ کی اقتدا کرتے ہوئے کتاب و سنت کے مطابق فیصلے کرنے اور کرانے کی تلقین کرے۔ بعد ازاں ظہر اور عصر پہلے وقت میں جمع کرکے دوگانہ پڑھے۔ یہ دونوں نمازیں ایک اذان اور دو تکبیروں کے ساتھ پڑھی جائیں گی۔ نبی اکرم ﷺ نے بالکل ایسے ہی کیا جس کا تذکرہ اوپر گزر چکا ہے پھر لوگ میدان عرفات میں ٹھہرے رہیں۔ یہ میدان بطن عرفہ کے علاوہ تمام تر ٹھہرنے کی جگہ ہے، اگر ممکن ہو تو مستحب یہ ہے کہ ایسی جگہ پر وقوف کرے جہاں قبلہ اور جبل رحمت بالکل سامنے ہوں، اگر ایسا ممکن نہ ہو تو قبلہ رخ ہو کر ذکر الٰہی اور گریہ زاری میں مصروف رہے۔ دعا مانگتے وقت اپنے ہاتھوں کو اوپر اٹھائے اگر وقوف عرفہ کے دوران تلبیہ کہے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے تو یہ بھی بہتر ہے۔ سنت طریقہ یہ ہے کہ درج ذیل کلمات کثرت سے کہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شیئی قدیر

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے، سب تعریفیں اسی کے لئے ہیں وہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

صحیح سند کے ساتھ نبی اکرم ﷺ سے یہ ثابت ہے۔

آپ نے ارشاد فرمایا:

احب الکلام الی اللہ اربع سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر

چار کلمات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔

سبحان اللہ، الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔

ان کلمات کو پورے حضور قلب اور پورے خشوع و خضوع سے کثرت کے ساتھ بار بار دہرایا جائے۔ اسی طرح اذکار مسنونہ اور ادعیہ ماثورہ بالعموم ہر وقت اور بالخصوص اس موقع پر کثرت سے زبان پر رہیں، یوم عرفہ کو جامع اذکار اور دعاؤں کا انتخاب کیا جائے اور ان میں سے بعض کا تذکرہ ہم ذیل میں کئے دیتے ہیں:

سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم

اللہ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ عظمتوں والا خدا پاک ہے۔

لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے میں ہی قصوروار تھا۔

لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ لہ النعمۃ و لہ الفضل و لہ الثناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحسن لا الہ الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ ہم اسی کی عبادت کرتے ہیں، اسی کی نعمتیں ہیں، اسی کا فضل ہے، اس کی اچھی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کے ساتھ دین کو خالص کرتے ہوئے، اگرچہ کافروں کو یہ بات ناپسند آئے ۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

اللہ بزرگ و برتر ہی قوت و طاقت کے مالک ہیں

اللہ بزرگ و برتر کی مدد کے سوا نہ برائی سے رکنے کی طاقت ہے اور نہ ہی نیکی کرنے کی

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ○

اللھم اصلح لی دینی الذی عصمۃ امری و اصلح لی دنیای التی فیھا معاشی و اصلح اخرتی التی فیھا معادی و اجعل الحیاہ زیادہ لی فی کل خیر و اجعل الموت راحۃ لی من کل شر

الٰہی! میرے لئے میرے دین کو درست فرمادے جس میں میری عزت ہے ۔ میری دنیا کو درست فرمادے جس میں میری گزران ہے میری آخرت کو درست فرمادے جس میں مجھے لوٹنا ہے میری زندگی کو ہر نیکی میں اضافے کا باعث بنا اور میرے لئے موت کو ہر برائی سے حفاظت و امن کا باعث بنادے

اعوذ باللہ من جھد البلاء و درک الشقاء و سوء القضاء و شماتۃ الاعداء

الٰہی! مجھے اپنی پناہ دے بلا کی مشقت، بد بختی کے ملنے، برے فیصلے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشمنوں کے خوش ہونے سے

اللھم انی اعوذ بک من الھم والحزن ومن العجز والکسل ومن الجبن والبخل ومن الماثم والمغرم ومن غلبة الدین وقھر الرجال

الٰہی ! مجھے تیری پناہ چاہئے حزن وملال سے، عاجزی اور کسل مندی سے، گناہ اور چٹی سے قرض کے غلبہ اور لوگوں کے دباؤ سے

اللھم انی اسئالک العفو والعافیة فی الدنیا والاخرہ

الٰہی ! میں تیرے حضور دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔

اللھم انی اسئالک العفو والعافیة فی دینی و دنیای واھلی ومالی

الٰہی ! میں تیرے حضور معافی اور عافیت کا سوالی ہوں۔ اپنے دین اور دنیا اور اہل و مال میں

اللھم استر عوراتی وآمن روعاتی واحفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی

الٰہی ! میرے عیوب چھپا لے، میرے خدشات کو مٹا دے اور میری حفاظت فرما سامنے اور پیچھے سے، دائیں بائیں اور اوپر سے، اور تیری عظمت کے ذریعے اس بات سے تیری پناہ چاہئے کہ مجھے ماتحت کی جانب سے دھوکا دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهم اغفرلي خطيئتي وجهلي واسرافي في امري وما انت اعلم به مني اللهم اغفرلي جدي وهزلي وخطئي وعمدي وكل ذالك عندي اللهم اغفرلي ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بة مني انت المقدم وانت الموخر وانت علی کل شیی قدیر O

الٰہی! میری خطا اور جہالت معاف فرما دے اور اپنے معاملے میں اسراف سے معاف فرما میرے متعلق تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، الٰہی! مجھے ہر وہ گناہ معاف کر دے جو میں نے سنجیدگی یا مذاق سے کیا ہو، غلطی سے یا عمداً کیا ہو، یہ سب کچھ میری طرف سے ہوا الٰہی! بخش دے جو گناہ میں نے پہلے کئے یا بعد میں چھپ کر کئے یا اعلانیہ اور تو مجھ سے بہتر جانتا ہے تو ہی مقدم ہے اور تو ہی موخر اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللهم انی اسئالک الثبات في الامر والعزيمة على الرشد واسئالك شكر نعمتك وحسن عبادتك واسئالك قلبا سليما ولسانا صادقا واسئالك من خير ما تعلم اعوذ بك من شر ما تعلم واستغفرك بما تعلم انك علام الغيوب O

الٰہی! میں ہر معاملے میں ثابت قدم اور رشد و ہدایت پر عمل کا طلبگار ہوں، تیری نعمت کا شکر کرنے کی اور اچھے انداز میں تیری عبادت کرنے کی توفیق مانگتا ہوں اور میں تجھ سے مطمئن دل اور سچی زبان کا سوالی ہوں، الٰہی! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں۔ جسے تو جانتا ہے اور ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور گناہوں سے بخشش مانگتا ہوں جنہیں تو جانتا ہے بلاشبہ تو پوشیدہ چیزوں کو جاننے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللھم رب النبی محمد علیہ الصلوۃ والسلام اغفرلی ذنبی واذھب غیظ قلبی واعذنی من مضلات الفتن ما بقیتنی ○

الٰہی! پروردگار نبی محمد ﷺ کے رب میرا گناہ بخش دے میرے دل کا غصہ ختم کردے جب تک تو مجھے زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے بچائے رکھ۔

اللھم رب السموات السبع ورب الارض ورب العرش العظیم ربنا کل شیئ فالق الحب والنوی منزل التوراہ والانجیل والفرقان اعوذبک من شر کل شیئ انت آخذہ بہ بناصیۃ انت الاول فلیس قبلک شیئ وانت الاخر فلیس بعدک شیئ وانت الظاھر فلیس فوقک شیئ وانت الباطن فلیس دونک شیئ اقض عنی الدین اغنی من الفقر۔ اللھم اعط نفسی قواھا وزکھا انت ولیھا ومولاھا

الٰہی! ساتوں آسمانوں اور زمین کے رب، عرش عظیم کے رب، ہمارے اور ہر چیز کے رب۔۔۔دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے، تورات، انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے میں ہر اس چیز کے شر سے تیرے حضور پناہ لیتا ہوں جس کو تو پکڑے ہوئے ہے۔

جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے، تو اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں، تو آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں، تو غالب ہے تجھ سے بالا کوئی چیز نہیں، تو باطن ہے تیرے ماورئ کوئی چیز نہیں، میرا قرض اتار دے فقر سے مجھے غنی کردے۔ الٰہی میرے دل کو تقوئ نصیب فرما، اسے پاک کر تو بہتر ہے جس نے اسے پاک کیا تو اس کا کارساز اور آقا ہے۔

اللھم انی اعوذبک من العجز والکسل اعوذبک من الجبن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والهرم والبخل واعوذبك من عذاب القبر
الٰہی! میں تیرے حضور پناہ لیتا ہوں عاجزی اور کسل مندی سے اور تیرے حضور پناہ لیتا ہوں، بزدلی، بڑھاپے اور بخل سے اور تیرے حضور پناہ لیتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

اللھم لک اسلمت وبک امنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت اعوذ بعزتک ان تضلني لا اله الا انت الحيي الذی لا يموت والجن والانس يموتون
الٰہی! میں تیرا مطیع ہو گیا۔ تجھ پر ایمان لایا، تجھ پر بھروسہ کیا تیری طرف رجوع کیا (تیری خاطر جھگڑا) میں تیری پناہ لیتا ہوں، تیری عزت کی بنا پر کہ تو مجھے گمراہ کرے تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو زندہ ہے جسے موت نہیں، جن وانس تو مرجائیں گے۔

اللھم انی اعوذبک من علم لا ینفع ومن قلب لا یخشع ومن نفس لا تشبع ومن دعوه لا یستجاب لها
الٰہی! میں تیری پناہ لیتا ہوں ایسے علم سے جو نفع بخش نہ ہو، ایسے دل سے جس میں خشوع نہ ہو ایسی طبیعت سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو

اللھم جنبنی منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء والادواء
الٰہی! مجھے برے اخلاق، برے اعمال، بری خواہشات اور بیماریوں سے محفوظ فرما۔

اللھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی! مجھے رشد و ہدایت نصیب فرما اور مجھے میرے نفس کے شر سے پناہ دے۔

اللھم اکفنی بحلالک عن حرامک واغنی بفضلک عمن سواک○

الٰہی! میرے لئے حرام کی بجائے حلال ہی کافی کر دے اور اپنے فضل و کرم سے ماسوا سے بے نیاز کر دے۔

اللھم انی اسئالک الھدی والتقی والعفاف والغنی

الٰہی! میں تجھ سے ہدایت تقویٰ، پاک دامنی اور تونگری کا سوالی ہوں۔

اللھم انی اسئالک الھدی والسداد۔ اللھم انی اسئلک من الخیر کلہ عاجلہ و آجلہ ما علمت منہ و مالم اعلم و سئالک من خیر ما سالک منہ عبدک و نبیک محمد ﷺ اعوذ بک من شر ما استعاذ منہ عبدک و نبیک محمد ﷺ

الٰہی! میں تجھ سے ہدایت اور درستگی کا طلب گار ہوں۔ الٰہی! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوالی ہوں یا تاخیر سے میں اسے جانوں یا نہ جانوں، میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے بندے اور نبی، محمد ﷺ نے مانگی اور تیری پناہ لیتا ہوں ہر اس شر سے جس کی تیرے بندے اور نبی، محمد ﷺ نے پناہ لی۔

اللھم انی اسالک الجنہ و ما قرب الیھا من ان تجعل کل قضاء قضیتہ لی خیرا○

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی! میں تجھ سے جنت کا سوالی ہوں اور ہر اس قول و عمل کا جو مجھے جنت کے قریب کر دے۔ الٰہی میرا سوال ہے کہ اپنا ہر فیصلہ میرے لئے بہتر بنا دے۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ۔ لہ الملک و لہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کلی شیی قدیر۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم○

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے، حمد اسی کی ہے وہ زندگی دیتا ہے اور مارتا ہے، خیر و بھلائی اس کے قبضے میں ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اللہ پاک ہے اللہ کے لئے ہر قسم کی تعریف ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ بڑا ہے، بزرگ و برتر کی مدد کے سوا نہ برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ نیکی کرنے کی ہمت۔

اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید○
اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید○
الٰہی! رحمت نازل فرما محمد ﷺ اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم پر، بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔ الٰہی برکت نازل فرما محمد اور آل محمد پر جیسا کہ تو نے برکت نازل فرمائی ابراہیم اور آل ابراہیم پر بیشک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربنا اتنا فی الدنیا حسنة وفی الاخرة حسنة وقنا عذاب النار O

پروردگار ہمیں دنیا و آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب جہنم سے بچالے۔

اس عظیم میدان عرفات میں ہر حاجی کے لئے مستحب ہے کہ وہ مذکورہ اذکار اور دعاؤں کو بار بار دہرائے۔ نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجتا رہے۔ دعا مانگتے ہوئے گریہ و زاری کرے اور اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت کی بہتر چیزوں کا مطالبہ کرے۔ نبی اکرم ﷺ تین مرتبہ دعا کو دہراتے۔ آپ ﷺ کے طریقے کو اپنانا ہر ایک کے لئے ضروری ہے۔ میدان عرفات میں مسلمان کو اپنے پروردگار کے حضور تواضع اختیار کرنے والا، اس کی بارگاہ میں خشوع و خضوع سے جھکنے والا، اس کی چوکھٹ پہ عاجزی و انکساری پیش کرنے والا ہونا چاہئے۔ مسلمان اس کی رحمت و بخشش کا امیدوار ہو، اس کے عذاب اور غضب سے ڈرتا رہے، اپنی ذات کا محاسبہ کرتا رہے اور نئے سرے سے خالص اخلاص نیت کے ساتھ توبہ کرے اس لئے کہ یہ ایک عظیم دن ہے، اس دن لوگوں کا جم غفیر جمع ہوتا ہے۔ اس دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے بندوں پہ بے انتہا سخاوت فرماتے ہیں اور اپنے فرشتوں کے سامنے فخر سے تذکرہ فرماتے ہیں۔ اس دن جہنم سے کثرت کے ساتھ آزادی دیتے ہیں۔ میدان بدر کے علاوہ شیطان کو میدن عرفات میں یوم عرفہ سے بڑھ کر زیادہ حقیر، ذلیل اور کمینگی اور پشیمانی کے عالم میں کبھی نہیں دیکھا گیا اور یہ پشیمانی محض اس وجہ سے ہوتی ہے کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اپنے بندوں پر جودو سخا سے گھبراتا ہے۔

صحیح مسلم شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما من یوم اکثر من ان یعتق اللہ فیہ عبدا من النار من یوم عرفہ وانہ لیدنو ثم یباھی بھم الملائکۃ فیقول ما اراد ھئولاء

عرفہ کے دن سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ جہنم سے بندوں کو زیادہ آزاد نہیں کرتا۔ اس دن وہ زیادہ قریب ہوتا ہے۔ پھر فرشتوں سے فخر کے ساتھ کہتا ہے ذرا بتایئے کہ ان لوگوں کا کیا ارادہ ہے۔

مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اپنی طرف سے بارگاہ الٰہی میں نذرانہ خیر و بھلائی پیش کریں اور کثرت ذکر، پیہم دعا، توبہ و استغفار کے ذریعے ازلی دشمن شیطان کو غم و اندوہ میں مبتلا کرنے کی مسلسل کوشش کرتے رہیں۔ حجاج کرام یوم عرفہ کو میدان عرفات میں غروب آفتاب تک ذکر الٰہی، دعا اور گریہ و زاری میں مشغول رہیں۔ جب سورج غروب ہو جائے تو پورے وقار اور اطمینان سے مزدلفہ لوٹ آئیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی کیا، غروب آفتاب سے پہلے واپس لوٹنا جائز نہیں، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ غروب آفتاب تک میدان عرفات میں ٹھہرے رہے، آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

خذوا عنی مناسککم

مجھ سے اپنے حج کا طریقہ سیکھ لو

جب حجاج کرام مزدلفہ پہنچ جائیں تو ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ تین رکعت نماز مغرب اور دو رکعت نماز عشا ادا کرلیں، اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا۔ یہ بات برابر ہے کہ وہ نماز مغرب کے وقت ہی مزدلفہ پہنچیں یا نماز عشاء کے وقت بہرحال دونوں نمازیں جمع کرکے پڑھی جاسکتی ہیں۔ بعض حجاج مزدلفہ پہنچ کر نمازیں ادا کرنے سے پہلے رمی جمرات کے لئے کنکریاں چنتے ہیں اور وہ اسے مشروع قرار دیتے ہیں، اس مسئلے کی کوئی بنیاد نہیں، ان کا یہ اعتقاد صریحاً غلط ہے، نبی اکرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے کنکریاں چننے کا حکم تو مشعر الحرام سے منیٰ کی طرف کوچ کرنے کے وقت دیا یا پھر جہاں سے بھی کنکریاں اکٹھی کر لی جائیں جائز ہے۔ مزدلفہ سے کنکریاں اٹھانی ضروری نہیں جبکہ وہ منیٰ سے اٹھانی بھی جائز ہیں، سنت طریقہ یہ ہے کہ اس دن سات کنکریاں لی جائیں اور ان سے جمرہ عقبہ پر رمی کی جائے، باقی تین ایام میں رمی کرنے کے لئے ہر روز اکیس کنکریاں لے اور اس سے تینوں جمرات پر رمی کرے۔ کنکریوں کو دھونا مستحب نہیں ہے بلکہ بغیر دھوئے رمی کرنا سنت ہے، کنکریوں کو دھونا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے منقول نہیں ہے، اسی طرح جن کنکریوں سے رمی کی جا چکی ہو، دوبارہ انہی کنکریوں سے رمی نہ کی جائے، بلکہ رمی کے لئے نئی کنکریاں استعمال کی جائیں۔

حجاج کرام اس رات مزدلفہ میں رات بسر کریں، بچوں اور عورتوں کے لئے جائز ہے کہ رات کے آخری حصے میں منیٰ کی طرف روانگی کا آغاز کردیں جیسا کہ حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ باقی حجاج کرام کے لئے تاکیداً یہ حکم ہے کہ نماز فجر تک مزدلفہ ہی میں قیام کریں، مشعر الحرام میں وقوف کریں۔ قبلہ رخ ہو کر ذکر الٰہی، تکبیر اور دعا میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ روشنی پھیل جائے۔ یہاں دعا مانگتے وقت ہاتھوں کو اٹھانا مسنون ہے، حجاج کرام مزدلفہ میں جہاں بھی پڑاؤ ڈال لیں ان کے لئے کفایت کر جائے گا، مشعر کا قرب یا اس پہ چڑھائی واجب نہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

وقفت ھھنا (یعنی عند المشعر) وجمع کلھا موقف (اروادہ مسلم)

میں یہاں ٹھہرا ہوں (یعنی مشعر کے پاس) لیکن مزدلفہ تمام لوگوں کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

جمع مزدلفہ ہی کو کہتے ہیں، جب دن روشن ہو جائے تو حجاج منیٰ کی طرف طلوع آفتاب سے پہلے لوٹنا شروع کر دیں اور دوران سفر کثرت سے تلبیہ کہیں جب وادی محسر میں پہنچیں تو وہاں سے جلدی جلدی گزر جائیں۔ جب منیٰ پہنچیں تو جمرہ عقبہ کے پاس تلبیہ کہنا بند کر دیں، پھر اس پر سات کنکریاں پے در پے پھینکیں ہر کنکری پھینکتے وقت وہ اپنے ہاتھ اوپر اٹھائیں اور اللہ اکبر کہیں، مستحب طریقہ یہ ہے کہ بطن وادی سے رمی کرے اس صورت میں کہ کعبۃ اللہ بائیں طرف ہو اور منیٰ دائیں طرف اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ہی کیا، لیکن اگر کوئی دوسری اطراف سے بھی رمی کر دیتا ہے تو بھی جائز ہو گا بشرطیکہ کنکریاں نشانے پر پہنچ جائیں، کنکریوں کا رمی میں باقی رہنے کی کوئی شرط نہیں، صرف کنکری کا اس میں گرنا شرط ہے۔ اگر بالفرض کنکری رمی میں گر کر باہر چلی گئی تو اہل علم کے نزدیک اس کا کوئی حرج نہیں۔ امام نووی نے شرح مہذب میں اسے وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے، رمی جمار کے لئے کنکریاں تقریباً چنے کے دانے کے برابر ہوں۔ اسی دن رمی کے بعد جانور کی قربانی کرے۔ ذبح کرتے وقت یہ الفاظ پڑھے:

بسم اللہ و اللہ اکبر اللھم ھذا منک و لک

شروع اللہ کے نام سے، اللہ سب سے بڑا ہے، الٰہی یہ تیری طرف سے ہے
اور تیرے نام پر قربانی کر رہا ہوں

قربانی کرتے وقت جانور کو قبلہ رخ لٹائے۔ اونٹ کا بایاں گھٹنہ باندھ کر کھڑے ہونے کی صورت میں ہی قربان کرنا مسنون ہے، لیکن گائے اور بکری وغیرہ کو بائیں پہلو پر لٹا کر ذبح کرنا مسنون ہے۔ اگر کسی نے جانور کو قبلہ رخ کئے بغیر ہی ذبح کر دیا گیا تو گویا اس نے سنت کو ترک کیا، لیکن اس کی قربانی کافی متصور ہوگی، اس لئے کہ ذبح کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت جانور کو قبلہ رخ کرنا سنت ہے واجب نہیں ہے۔

قربانی کا گوشت خود کھانا، تحفہ کے طور پر دینا اور صدقہ کرنا مستحب ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر (الحج ۲۸)

اس سے خود بھی کھاؤ اور تنگ دست وفقیر کو بھی کھلاؤ۔

اہل علم کے صحیح قول کے مطابق قربانی ایام تشریق (گیارہ، بارہ، تیرہ) کے تیسرے یعنی آخری دن کے غروب آفتاب تک کی جا سکتی ہے۔ قربانی کی مدت یوم النحر اور باقی تین دن تک ہے۔ قربانی دینے کے بعد حاجی اپنا سر منڈا دے یا بال کٹوا دے، لیکن سر منڈانا افضل ہے، اس لئے کہ نبی اکرم ﷺ نے سر منڈانے والوں کے لئے رحمت و مغفرت کی تین مرتبہ دعا کی، سر کے صرف ایک ہی حصے سے بال کاٹ لینا کافی متصور نہیں ہوگا بلکہ سر منڈانے کی طرح پورے سر سے بال کٹوانے پڑیں گے اور عورت اپنی ہر ایک مینڈھی سے انگلی کے پوٹے برابر بال کاٹ لے۔

جمرہ عقبہ پر رمی اور سر منڈانے یا بال کترانے سے بیوی کے علاوہ ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی اسے حلال اول سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد خوشبو کا استعمال اور طواف افاضہ کے لئے مکہ مکرمہ کا رخ کرنا مسنون ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، فرماتی ہیں:

کنت اطیب رسول اللہ ﷺ لاحرامہ قبل ان یحرم ولحلہ قبل ان یطوف بالبیت (اخرجہ البخاری ومسلم)

میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھنے سے پہلے اور احرام کھولنے کے بعد طواف بیت اللہ سے پہلے خوشبو لگایا کرتی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طواف کو طواف افاضہ اور طواف زیارت کہا جاتا ہے، یہ حج کا باقاعدہ رکن ہے، اس کے بغیر حج مکمل نہیں ہوتا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ
(الحج ۲۹)

پھر وہ اپنی میل کچیل اتار دیں، اپنی نذروں کو پورا کریں اور پرانے گھر کا طواف کریں۔

طواف اور مقام ابراہیم پر دو رکعت پڑھنے کے بعد صفا و مروہ کے مابین سعی کرے، اگر وہ حج تمتع کر رہا ہو تو یہ سعی حج کے لئے ہوگی اور پہلی سعی عمرے کی ہوگی۔ علماء کے نزدیک صحیح روایت یہی ہے کہ ایک سعی کافی نہیں ہوگی، اس کے لئے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا گیا ہے:

خرجنا مع رسول اللہ ﷺ فذكرت الحديث وفيه من كان معه هدى فليهل بالحج مع العمرة ثم لا يحل حتى يحل منهما جميعا الى ان قالت: فطاف الذين اهلوا بالعمرة بالبيت وبالصفا والمروة ثم حلوا ثم طافوا طوافا آخر بعد ان رجعوا من منى
(البخاری۔ مسلم)

ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے، انہوں نے حدیث بیان کی اس میں یہ حکم تھا کہ جس کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ حج و عمرہ کا ایک ساتھ احرام باندھے۔ پھر وہ حلال نہ ہو، جب تک کہ حج و عمرہ سے فارغ نہ ہو جائے انہوں نے کہا کہ طواف کیا ان لوگوں نے جنہوں نے عمرے کا احرام باندھا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔ پھر احرام کھولا پھر دوسرا طواف کیا منیٰ سے واپس آنے کے بعد۔

مذکورہ بالا حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان لوگوں کے متعلق فرمایا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنھوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا اور منیٰ سے لوٹ کر ایک طواف کیا تھا، بلکہ سعی بین الصفا والمروہ مراد ہے، یہی صحیح قول ہے جنھوں نے یہ کہا کہ اس سے حضرت عائشہؓ کی مراد طواف افاضہ ہے، یہ درست نہیں، اس لئے کہ طواف افاضہ تو حج کا رکن ہے اور ہر ایک کے لئے یہ طواف ضروری ہے۔ اس سے مراد تو وہ طواف ہے، جو حج تمتع کرنے والے کے لئے مخصوص ہو اور یہ طواف ہے جو صفا و مروہ کے مابین منیٰ سے واپسی پر تکمیل حج کے لئے دوبارہ کیا جاتا ہے اور اس طواف سے دراصل مراد سعی ہے، یہ بات الحمد للہ بالکل واضح ہے، اکثر اہل علم کی بھی یہی رائے ہے اور اس کی صحت پر بخاری شریف کی درج ذیل روایت دلالت کرتی ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ سئل عن متعہ الحج فقال ! اھل المھاجرون والانصار وازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حج الوداع واھللنا فلما قدمنا مکۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا اھلالکم بالحج عمرۃ الا من قلد الھدی فطفنا بالبیت وبالصفا والمروہ واتینا النساء ولبسنا الثیاب وقال من قلد الھدی فانہ لا یحل حتی یبلغ الھدی محلہ ثم امرنا عشیۃ الترویۃ ان نھل بالحج فاذا فرغنا من المناسک جئنا فطفنا بالبیت وبالصفا والمروۃ ۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: مہاجرین، انصار اور ازواج مطہرات نے حجۃ الوداع میں احرام باندھا اور ہم نے بھی احرام باندھا، جب ہم مکہ آئے تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اپنے حج کے احرام کو عمرے کا احرام قرار دے لو، الا یہ کہ جس کسی نے قربانی کا بندوبست کیا ہو، ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا، صفا مروہ کی سعی کی اور اپنی بیویوں کے پاس آئے کپڑے پہنے اور آپ نے فرمایا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قربانی کو قلادہ پہنا دیا ہو وہ احرام نہ کھولے یہاں تک کہ قربانی اپنی جگہ تک پہنچ جائے پھر آپ نے ہمیں ترویہ کی شام کو حکم دیا کہ احرام باندھیں، جب ہم مناسک حج سے فارغ ہو گئے تو ہم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔

اس روایت سے یہ بات واضح ہوگئی کہ حج تمتع کرنے والے کو دو مرتبہ سعی کرنا ہوگی۔

رہی وہ روایت جو مسلم شریف میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے صفا و مروہ کے مابین پہلی مرتبہ ایک ہی دفعہ سعی کی تھی۔ اس کا اطلاق تو ان صحابہ کرام پر ہوتا ہے جن کے ساتھ قربانی کا جانور تھا اور وہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پہلے احرام پر ہی برقرار رہے یہاں تک کہ وہ حج اور عمرہ سے ایک ساتھ فارغ ہوئے۔

نبی اکرم ﷺ نے حج اور عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا اور ہر اس صحابی کو یہ حکم دیا جس کے ساتھ قربانی کا جانور تھا کہ وہ حج اور عمرے کا ایک ساتھ احرام باندھے اور حج اور عمرے سے ایک ہی ساتھ فارغ ہو۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحیح احادیث سے یہی ثابت ہے کہ حج قران کرنے والے کے لئے صرف ایک ہی مرتبہ سعی کرنا ہوگی، اسی طرح جس نے حج مفرد کا احرام باندھا اور وہ یوم النحر (قربانی کے دن) تک اپنے احرام پر برقرار رہا اس کے لئے بھی ایک مرتبہ سعی کرنا لازم ہوگی، اگر قارن اور مفرد طواف قدوم کے بعد سعی کرلے تو اس کے لئے یہی سعی کافی ہوگی اور طواف افاضہ کے بعد اس کے لئے سعی کرنا ضروری نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت جابر کے حوالے سے مذکورہ احادیث کے مابین یہی ایک بہترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تطبیق ہے، اس تطبیق کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مروی ہے دونوں احادیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حج تمتع کرنے والا دوسری مرتبہ سعی کرے لیکن حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث بظاہر پہلی دونوں احادیث کے منافی ہے، اصول حدیث کا یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ مثبت منفی پر مقدم ہوتا ہے۔

واللہ سبحانہ وتعالیٰ الموفق للصواب ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربانی کے دن کرنے کے کام

حاجی کے لئے افضل یہ ہے کہ وہ قربانی کے دن مندرجہ ذیل امور کی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھے، سب سے پہلے جمرہ عقبہ پر رمی کرے، پھر قربانی کرے، پھر سر منڈائے یا بال کٹوائے، پھر بیت اللہ کا طواف کرے اور حج تمتع کرنے والا صفا مروہ کی سعی کرے، اسی طرح حج مفرد اور حج قران کرنے والوں کے لئے حکم ہے کہ اگر انہوں نے طواف قدوم کے بعد سعی نہ کی ہو تو وہ طواف افاضہ کے بعد سعی کرے۔

اگر مذکورہ ترتیب میں کوئی تقدیم یا تاخیر ہو جائے تو اس سے کوئی نقص پیدا نہیں ہوگا، کیونکہ اس کی رخصت نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے، اس موقع پر ایک صحابی سے جب مذکورہ امور کی ترتیب کے متعلق دریافت کیا تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

افعل ولاحرج

کیجئے کوئی حرج نہیں

کیونکہ نسیان اور جہالت کی بنا پر مذکورہ امور میں تقدیم و تاخیر ہو سکتی ہے، نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی طواف سے پہلے سعی کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایسا اگر ہو جائے تو کوئی حرج نہیں، یہ مذکورہ روایت اسامہ بن شریک کے حوالے سے منقول ہے، حجاج کرام کے لئے جن امور کو سرانجام دینے سے احرام کی وجہ سے حرام ہونے والی چیزیں حلال ہو جاتی ہیں وہ تین ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) جمرۂ عقبہ پر رمی کرنا۔

(۲) سر منڈانا یا بال کترانا۔

(۳) طواف افاضہ اور سعی کرنا۔

جب حاجی یہ تین کام سرانجام دے لے تو اس کے لئے ہر وہ چیز حلال ہو جائے گی جو احرام کی وجہ سے حرام ہوئی تھی اور جو پہلے دو کام سرانجام دے لے تو اس کے لئے بیوی کے پاس جانے کے علاوہ ہر چیز حلال ہو جائے گی جو احرام کی وجہ سے اس پر حرام ہوئی تھی۔

حجاج کرام کے لئے آب زمزم خوب سیر ہو کر پینا مستحب ہے، اسی طرح وہ اپنے دل کی تمنائیں بارگاہ ایزدی میں پیش کرے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ماء زمزم لما شرب له

آب زمزم مفید ہے جسے خواہش سے پیا جائے۔

صحیح مسلم شریف میں ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے آب زمزم سے متعلق ارشاد رمایا:

انه طعام طاعم و شفاء سقیم

وہ کھانے والے کے لئے غذا ہے اور بیماری کے لئے شفا ہے۔

طواف افاضہ اور سعی کے بعد حجاج کرام منیٰ کی طرف واپس لوٹ جائیں اور تین دن اور رات قیام کریں اور روزانہ زوال کے بعد تینوں جمروں کو رمی کریں۔ رمی کرتے وقت ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا جائے، پہلے جمرہ اولیٰ سے ابتداء کرے۔ یہ جمرہ مسجد خیف کے قریب واقع ہے اس پر متواتر سات کنکریاں پھینکے، ہر کنکری پھینکتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا ہاتھ بلند کرے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ کنکریاں پھینک کر جمرے سے تھوڑا سا پیچھے ہٹے۔ اسے اپنی بائیں طرف رکھتے ہوئے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لے، کثرت سے دعائیں مانگے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور گریہ زاری کرے۔ پھر دوسرے جمرے پر پہلے کی مانند رمی کرے رمی کے بعد مسنون طریقہ یہ ہے کہ اس جمرے کو دائیں ہاتھ رکھتے ہوئے قبلہ رخ کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ اٹھا کر کثرت سے دعائیں مانگے۔ پھر تیسرے جمرے پر رمی کرے اور اس کے پاس مت ٹھہرے۔ پھر ایام تشریق کے دوسرے دن بھی مذکورہ طریقے کے مطابق زوال کے بعد رمی کرے، نبی اکرم ﷺ کی اقتداء کرتے ہوئے پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس مذکورہ عمل کو دہرائے۔ ایام تشریق کے پہلے دو دنوں میں رمی کرنا واجبات حج میں سے ہے، اسی طرح منیٰ میں پہلی اور دوسری رات گزارنا بھی واجب ہے دو دن رمی کرنے کے بعد منیٰ سے جو جانا چاہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ وہ غروب آفتاب سے پہلے چلا جائے، لیکن جس نے تیسری رات بھی منیٰ میں قیام کیا اور تیسرے روز بھی رمی کی تو یہ افضل ہے، اور اجر عظیم کا باعث ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ لِمَنِ اتَّقٰى ﴾ (البقرہ ۲۰۳)

"اور" قیام منیٰ کے دنوں میں جو گنتی کے دن ہیں، اللہ کو یاد کرو، اگر کوئی جلدی کرے اور دو ہی دن میں چل دے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو بعد تک ٹھہرا رہے، اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، یہ باتیں اس شخص کے لئے ہیں جو خدا سے ڈرے"

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو تو دوسرے دن کی اجازت دے دی لیکن آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود منیٰ میں قیام فرمایا، تیسرے دن رمی کی زوال کے بعد نماز ظہر پڑھنے سے پہلے آپ نے وہاں سے کوچ کیا، سفر حج میں اگر چھوٹا بچہ یا بچی ساتھ ہو تو اس کا ولی اپنی رمی کرنے کے بعد ان کی طرف سے رمی کرے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے ثابت ہے، فرماتے ہیں:

حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا النساء والصبیان فلبینا عن الصبیان ورمینا عنہم

ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حج کیا ہمارے ساتھ عورتیں اور بچے تھے۔
ہم نے بچوں کی طرف سے تلبیہ کیا اور رمی کی۔

کوئی شخص اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے رمی کرنے سے عاجز ہو تو وہ دوسرے ساتھی سے یہ خدمت لے سکتا ہے، اسی طرح اگر کوئی عورت حمل وغیرہ کی وجہ سے رمی نہ کر سکے تو وہ بھی اپنی جگہ یہ ڈیوٹی دوسرے کو سونپ سکتی ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾ ..... (التغابن ۱۶)

"مقدور بھر خدا سے ڈرو"

مذکورہ لوگ جمرات کے پاس لوگوں کی مزاحمت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ بھیڑ کم ہونے کے انتظار میں رمی کا وقت گزر جائے گا، رمی کی قضا مشروع نہیں، اس لئے ان کے لئے جائز ہے کہ وہ یہ کام کسی دوسرے کے سپرد کر دیں، اس کے علاوہ دیگر مناسک حج کی ادائیگی کے لئے کسی کو وکیل نہیں بنایا جا سکتا۔ کسی محرم کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے حج کی ادائیگی کے لئے کسی کو اپنا نائب مقرر کر دے، تاکہ وہ اس کی طرف سے حج کرے، اگرچہ اس کا حج نفلی ہی کیوں نہ ہو، اس لئے کہ جس نے بھی عمرے کا احرام باندھا، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر انہیں مکمل کرنا ضروری ہے خواہ وہ حج یا عمرہ نفلی ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلَّهِ ﴾ ...... (البقرہ: ۱۹۶)

"اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو مکمل کرو"

یاد رہے کہ طواف یا سعی کا وقت محدود نہیں ہوتا جیسا کہ رمی کا وقت محدود ہوتا ہے، وقوف عرفہ، مزدلفہ اور منیٰ میں رات گزارنا بلاشبہ ان کا وقت بھی متعین ہوتا ہے لیکن ان مقامات پر معذور انسان پہنچ سکتا ہے خواہ وہ مشقت سے ہی پہنچے، لیکن رمی میں بھیڑ کا مقابلہ اس کے بس کی بات نہیں، سلف صالحین سے رمی کے لئے کسی کو اپنا نائب مقرر کرنا ثابت ہے۔

عبادات میں کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی دلیل کے کسی چیز کو مشروع قرار دے، رمی کے سلسلہ میں نائب کے لئے جائز ہے کہ وہ اپنی طرف سے رمی کرے اور تینوں جمرات پر اس شخص کی طرف سے رمی کرے جس نے اسے نائب مقرر کیا ہے اور وہ یہ عمل ایک ساتھ سرانجام دے سکتا ہے۔ یعنی اس کے لئے یہ ضروری نہیں کہ پہلے تینوں جمروں پر اپنی طرف سے رمی کرے اور پھر دوبارہ ترتیب کے ساتھ دوسرے شخص کے لئے رمی کرے، بلکہ ہر جمرے پر پہلے سات کنکریاں اپنی طرف سے پھینکے اور پھر ساتھ دوسرے شخص کی طرف سے پھینک دے، اسی طرح تینوں جمرات پر اپنے اس عمل کو دہرائے۔ یہ طریقہ واجب تو نہیں لیکن علماء کے اقوال سے صحیح یہی معلوم ہوتا ہے، کیونکہ اس میں زیادہ مشقت برداشت نہیں کرنا پڑتی۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ﴾ ...... (الحج ۷۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"اور ہم نے دین میں تمہارے لئے کوئی تنگی پیدا نہیں کی"

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یسروا ولا تعسروا

آسانی پیدا کرو اور تنگی پیدا نہ کرو

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ جب انہوں نے اپنے بچوں یا کسی معذور کی طرف سے رمی کی تو اس میں یہ تذکرہ نہیں ملتا کہ انہوں نے ان کے لئے از سرنو دوبارہ رمی کی، اگر ایسا ہوتا تو اسے ضرور نقل کر دیا جاتا۔

واللہ اعلم بالصواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

متمتع یا قارن حاجی کے لئے، بشرطیکہ وہ اہل مکہ میں سے نہ ہو، قربانی دینا واجب ہے۔ قربانی ایک بکری، اونٹ کے ساتویں حصے یا گائے کے ساتویں حصے کی ہوگی اور یہ ضروری ہے کہ قربانی کا جانور حلال کمائی سے خریدا جائے، اس لئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ خود پاک ہے اور پاک چیز کو ہی قبول فرماتا ہے مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ قربانی یا اس کے علاوہ کسی بھی چیز کی تمنا لوگوں سے نہ کرے، مانگنے سے قطعی اجتناب کرے، اگر اس کے پاس توفیق ہو تو قربانی دے۔ کیونکہ احادیث میں اس کی بہت زیادہ مذمت آئی ہے، اگر بالفرض حج تمتع یا حج قران کرنے والا قربانی نہ دے سکے، تو وہ ایام حج میں تین دن کے روزے رکھے اور سات روزے گھر پہنچ کر رکھے، اسے اختیار ہے چاہے تو قربانی کے دن سے پہلے روزے رکھ لے چاہے تو ایام تشریق میں رکھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ أَهْلُهُ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (البقرہ ۱۹۶)

تو جو تم میں سے حج کے وقت تک عمرے سے فائدہ اٹھانا چاہے وہ جیسی قربانی میسر ہو کرے اور جس کو (قربانی) نہ ملے وہ تین روزے ایام حج میں رکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سات جب تم واپس ہو، یہ پورے دس ہوئے، یہ حکم اس شخص کے لئے ہے جس کے اہل وعیال مکے میں نہ رہتے ہوں۔

بخاری شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایام تشریق میں صرف اس کو روزہ رکھنے کی اجازت ہے جس کے پاس قربانی کا بندوبست نہ ہو، یہ حدیث سند کے اعتبار سے مرفوع درجے کی ہے۔

افضل بات یہ ہے کہ یوم عرفہ سے پہلے روزہ رکھ لے اور یوم عرفہ کو افطار کرے۔ اس دن افطار کرنا ذکر الٰہی اور دعا میں انہماک کے لئے زیادہ مناسب ہوگا۔ تین دن متواتر بھی روزے رکھے جاسکتے ہیں اور وقفے کے ساتھ بھی اسی طرح سات روز متواتر بھی رکھے جاسکتے ہیں اور وقفے کے ساتھ بھی۔ اس لئے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے متواتر شرط نہیں لگائی۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی شرط نہیں کی۔ سات روزے گھر پہنچ کر رکھنے زیادہ افضل ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَسَبْعَةٍ إِذَا رَجَعْتُمْ﴾ (البقرہ ۱۹۶)

"اور سات روزے رکھو جب تم واپس لوٹو"

جس حاجی کے پاس قربانی کا اہتمام نہ ہو، اس کے لئے کسی خاص و عام سے سوال کرنے کی نسبت روزے رکھنا زیادہ افضل ہے، ہاں اگر کوئی اپنی خوشی سے اسے قربانی کا جانور مہیا کردے تو اسے قبول کرنے میں کوئی قباحت نہیں اگرچہ وہ حج بدل کر رہا ہو، بشرطیکہ حج کے لئے جو اسے مال دیا گیا ہے، قربانی کی شرط نہ لگائی گئی ہو، بعض لوگ جو حکومت سے یا عامتہ الناس میں سے بعض اشخاص کا نام لے کر جھوٹ کی بنیاد پر قربانی کے لئے چندے کی اپیل کرتے ہیں، تو اس کے حرام ہونے میں کوئی شک نہیں، یہ جھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بول کر کھانے کے مترادف ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمام مسلمانوں کو ایسی حرکت سے بچائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

حجاج کرام کو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے، اسی طرح پانچوں نمازوں کا باجماعت اہتمام کرنا چاہیے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حکم دیا اور اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے وضاحت فرمائی جس طرح کہ اکثر اہالیان مکہ مکرمہ اور کچھ دیگر لوگ مساجد میں آنے کی بجائے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ ان کا طرز عمل خلاف شریعت ہے، ایسا کرنے سے وہ بہت بڑی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں اس سے لوگوں کو منع کرنا اور مساجد میں باجماعت پابندی سے نماز پڑھنے کا حکم دینا ہر ایک کے لئے ضروری ہے آپ ذرا اس واقعہ سے مسجد میں آکر نماز پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ لگائیں کہ ایک مرتبہ عبداللہ بن ام مکتوم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں نماز پڑھنے کی اجازت طلب کی، اس لئے کہ آپ آنکھوں سے معذور تھے اور گھر بھی مسجد سے دور تھا، تو آپ نے ارشاد فرمایا اذان کی آواز سنائی دیتی ہے، عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا پھر تو مسجد میں حاضری ضروری ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ مذکور ہیں:

لا اجد لک رخصة

میں تیرے لئے کوئی رخصت نہیں پاتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقد هممت ان آمر بالصلوة فتقام ثم امر رجلا فيوم الناس ثم انطلق الی رجال لا یشهدون الصلوة فاحرق علیهم بیوتهم بالنار

میرا ارادہ ہے نماز کا حکم دوں کہ وہ قائم کی جائے، پھر میں ایک شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کی امامت کرائے پھر میں ان اشخاص کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔

سنن ابن ماجہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

من سمع النداء فلم یات فلا صلاة له الا من عذر

جس نے اذان سنی اور مسجد میں نہ آیا تو اس کی کوئی نماز نہیں الا یہ کہ کوئی عذر ہو۔

مسلم شریف میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، فرماتے ہیں:

من سره ان یلقی الله غدا مسلما فلیحافظ علی هولاء الصلوات حیث ینادی بهن فان الله شرع لنبیکم سنن الهدی ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی هذا المتخلف فی بیته لترکتم سنة نبیکم ولو ترکتم سنة نبیکم لضللتم وما من رجل یتطهر فیحسن الطهور ثم یعمد الی مسجد من هذه المساجد الا کتب الله له بکل خطوة یخطوها حسنة یرفعه الله بها درجة ویحط عنه بها سیئة ولقد راینا وما یتخلف عنها الا منافق معلوم النفاق ولقد کان یوتی به یهادی بین الرجلین حتی یقام فی الصف

جس کو یہ بات اچھی لگتی ہے کہ وہ کل مسلمان بن کر اللہ کو ملے تو اسے چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جب کہ ان کے لئے بلایا جائے اللہ تعالیٰ نے تمہارے نبی کے لئے ہدایت کے راستے متعین کئے اور یہ ہدایت کے راستے ہیں، اگر تم اپنے گھروں میں نماز پڑھو جیساکہ پیچھے رہنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو گویا تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑ دیا۔ اگر تم نے اپنے نبی کی سنت کو چھوڑا تو تم گمراہ ہو جاؤ گے جو شخص وضو کرتا ہے اور اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر کسی مسجد کا قصد کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں، ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں۔ ایک خطا معاف کر دیتے ہیں ہم نے دیکھا کہ اس دور میں صرف واضح منافق ہی باجماعت نماز پڑھنے سے پیچھے رہتا بسا اوقات ایسا بھی ہوتا، معذور شخص کو دو آدمی سہارا دے کر لاتے اور صف میں شامل کر دیا جاتا۔

حجاج کرام اور عام لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور سے اجتناب کرنا چاہئے، مثلاً زنا، لواطت، چوری، سود خوری، یتیم کا مال کھانا، دھوکہ دہی، خیانت، نشہ آور اشیاء کا استعمال، سگریٹ نوشی، تکبر، حسد، ریاکاری، غیبت، مسلمان کا مذاق اڑانا، آلات موسیقی کا استعمال، گیت سننا، شطرنج کھیلنا، جوا بازی، فوٹو گرافی کرنا، یہ سب برائی کے کام ہیں جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر جگہ اور ہر وقت حرام قرار دیا ہے، حجاج کرام اور اہالیان بیت اللہ الحرام کو بالخصوص ان معصیات سے کلی طور پر اجتناب کرنا چاہئے، خاص طور پر ان گناہوں کا مکہ مکرمہ میں ارتکاب بہت بڑا جرم اور اس کی سزا بھی اسی اعتبار سے زیادہ سخت ہو جاتی ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴾ (الحج: ۲۵)

اور جو اس میں شرارت سے کج روی دکفر کرنا چاہے اس کو ہم درد دینے والے عذاب کا مزہ چکھائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو ڈانٹ پلائی ہے جو حرم میں فساد و الحاد کا ارادہ کرے، آپ ذرا بتایئے کہ اگر وہ حدود حرم میں الحاد کا ارتکاب کر بیٹھے تو اس کے لئے کس قدر بڑا عذاب ہو گا۔

حجاج کرام حج کی نیکی سے بہرہ ور اور گناہوں کی بخشش کے مستحق اسی صورت میں ہو سکتے ہیں، جب کہ وہ مذکورہ معصیات سے قطعی طور پر اجتناب کریں۔ مذکورہ معاصی کے علاوہ بھی جو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دے دیا ہے، اس سے اجتناب کیا جائے، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حج فلم یرفث ولم یفسق رجع کیوم ولدته امه

جس نے حج کیا اور اس میں کوئی بیہودگی اور گناہ کا کام نہ کیا وہ اس طرح بے گناہ لوٹتا ہے جیسا کہ آج ہی اس کی ماں نے جنم دیا۔

ان تمام منکرات سے بڑھ کر یہ برائیاں ہیں کہ مردوں سے دعائیں کی جائیں، ان کے سامنے فریاد کی جائے۔ ان کے نام کی نذر مانی جائے ان کے نام پر ذبح کیا جائے۔ اس امید پر کہ وہ اللہ کے ہاں اس کی سفارش کریں گے یا بیمار کو شفا دیں گے، یا گھر سے بھاگے ہوئے واپس گھر لوٹ آئیں گے۔ یہی نظریہ تو شرک اکبر ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، یہی تو دور جاہلت میں مشرکین کا دین تھا، اللہ تعالیٰ نے شرک کی بیخ کنی کے لئے رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں، لہٰذا حجاج کرام اور عامتہ الناس میں سے ہر فرد کو شرک سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اگر کوئی پہلے اس کا ارتکاب کر بیٹھا ہو تو وہ سچے دل سے توبہ کرے۔ شرک اتنا بڑا جرم ہے جو تمام اعمال صالحہ کو ضائع کر دیتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُم مَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الانعام: ۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ شرک کا ارتکاب کریں تو ان کے عمل بھی ضائع ہو گئے جو وہ کرتے رہے۔

غیر اللہ کی قسم کھانا شرک اصغر ہے، جیسا کہ کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا خانہ کعبہ وغیرہ کی قسم کھائے اسی طرح ریاکاری اور شہرت طلبی وغیرہ بھی شرک ہی کی قسم ہے، اسی طرح یہ جملہ کہنا کہ جو اللہ، نبی چاہے وہی ہو گا، یا یہ کام اللہ، نبی کی برکت سے ہو گا، اس سے بھی اجتناب کرنا چاہئے کیونکہ خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انداز کو ناپسند فرمایا ہے۔ ان منکرات شرکیہ سے کلیتاً" اجتناب کرنا چاہئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک

جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی تو اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من کان حالفا فلیحلف باللہ او لیصمت

جو قسم کھانا چاہے تو وہ اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

من حلف بالامانۃ فلیس منا

جس نے امانت کی قسم کھائی وہ ہم میں سے نہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر فسئل عنہ فقال (الریاء)

تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ اندیشہ شرک اصغر کا ہے آپ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا ۔ (ریا کاری)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

لا تقولوا ما شاء اللہ و شاء فلان ولکن قولوا ما شاء اللہ ثم شاء فلان

یہ نہ کہو کہ جو اللہ نے چاہا اور فلاں نے چاہا، البتہ یہ کہو جو اللہ نے چاہا، البتہ یہ کہو جو اللہ نے چاہا پھر فلاں نے چاہا۔

نسائی شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ تعالیٰ اور آپ نے چاہا وہی ہوا تو آپ ؐ نے ارشاد فرمایا:

اجعلتنی للہ ندا قل ما شاء اللہ وحدہٗ

کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنا دیا ہے بلکہ وہی ہوتا ہے جو اللہ واحد چاہے۔

مذکورہ بالا تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خالص توحید کی حمایت و پرچار میں پوری تندہی سے کام کیا، اپنی امت کو شرک اکبر اور شرک اصغر سے ڈرایا، ان کے ایمان کی سلامتی اور عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے خلوص دل سے پوری کوشش کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈرایا اور انہیں نصیحت کی۔ درود و سلام ہو، آپ کی ذات اقدس پر۔

حجاج کرام اور مکہ مکرمہ اور مدینۃ الرسول میں مقیم اہل علم پر یہ واجب ہے کہ لوگوں کو شریعت کے احکام سکھائیں اور انہیں اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء مثلاً جملہ اقسام کے شرک اور معصیات سے اجتناب کرنے کی تلقین کریں، دینی مسائل سمجھاتے ہوئے واضح دلائل پیش کریں، تاکہ وہ لوگوں کو جہالت کی تاریکیوں سے نور ہدایت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف بلا سکیں اور اس موقع پر علمائے کرام تبلیغ کا وہ فریضہ انجام دیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان پر فرض کیا ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ وَإِذْ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ ﴾ (آل عمران: ۱۸۷)

"جن کو کتاب عنایت کی گئی تھی اقرار لیا کہ جو کچھ اس میں لکھا ہے صاف صاف بیان کرتے رہنا اور اس کی کسی بات کو نہ چھپانا"

مقصود اس کا یہ ہے کہ کہیں اس امت کے علماء اہل کتاب کے علماء کی طرح کتمان حق کے مرتکب نہ ہو جائیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّاهُ لِلنَّاسِ فِي الْكِتَابِ أُولَٰئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللَّاعِنُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا وَأَصْلَحُوا وَبَيَّنُوا فَأُولَٰئِكَ أَتُوبُ عَلَيْهِمْ وَأَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴾ (البقرہ: ۱۵۹)

"جو لوگ ہمارے حکموں اور ہدایات کو جو ہم نے نازل کیں ہیں (کسی غرض فاسد سے) چھپاتے ہیں، باوجودیکہ ہم نے ان لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اپنی کتاب میں کھول کھول کر بیان کر دیا ہے، ایسوں پر اللہ اور تمام لعنت کرنے والے لعنت کرتے ہیں، ہاں جو توبہ کرتے ہیں اور اپنی حالت درست کر لیتے اور احکام الٰہی کو صاف صاف بیان کر دیتے ہیں تو میں ان کے قصور معاف کر دیتا ہوں اور میں توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہوں"

قرآنی آیات اور احادیث نبویہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ دعوت الی اللہ یعنی دینی تبلیغی فرائض کو سرانجام دینا مسلمان کا سب سے اہم فریضہ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے، درحقیقت یہ رسولوں اور ان کے پیروکاروں کا راستہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: (حم السجدہ ۳۳)

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا اِلَى اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ

اور اس سے کس کی بات اچھی ہے جس نے اللہ کی طرف دعوت دی، نیک عمل کیا اور کہا کہ میں مسلمان ہوں

۔اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

﴿ قُلْ ھٰذِہٖ سَبِیْلِیْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰہِ عَلٰی بَصِیْرَۃٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَسُبْحٰنَ اللّٰہِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ﴾ (یوسف: ۱۰۸)

"کہہ دیجئے کہ یہ میرا راستہ ہے میں علی وجہ البصیرت اللہ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور جس نے میری پیروی کی، اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ

جس نے نیکی کی طرف رہنمائی کی تو اسے نیکی کرنے والے کے مطابق اجر ملے گا۔

ایک موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا:

لان یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر النعم

اگر تیرے ذریعے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو ہدایت دے دے تو وہ تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے

اس موضوع پر بے شمار آیات واحادیث وارد ہوئی ہیں۔

اہل علم کے لئے ضروری ہے کہ وہ تبلیغی فرائض سرانجام دینے کے لئے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدوجہد کو تیز کردیں۔ عامتہ الناس کو بتائیں کہ نجات کا حقیقی ذریعہ کیا ہے، ہلاکت و تباہی کے اسباب سے انہیں آگاہ کریں۔ اس موجودہ دور میں اہل علم پر یہ ذمہ داری اور زیادہ ہو چکی ہے، چونکہ خواہشات نفسانی کا غلبہ ہے، غلط اور گمراہ کن نظریات فروغ پا چکے ہیں اور صحیح معنوں میں دین کے داعی بہت کم ہیں اور الحاد و بے حیائی کی تبلیغ کرنے والوں کی کثرت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

حجاج کرام کے لئے یہ مستحب ہے کہ جب تک وہ مکہ مکرمہ میں مقیم رہیں، ذکرالٰہی اور اعمال صالحہ کی انجام دہی میں منہمک رہیں، بیت اللہ میں کثرت سے نمازیں پڑھیں اور طواف کریں، کیونکہ حرم شریف میں نیکی کا ثواب کئی گنا بڑھ جاتا ہے اور برائی کا بوجھ بھی اسی نسبت سے بڑھ جاتا ہے۔ حرم شریف میں قیام کے دوران کثرت سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس پر درود و سلام بھیجیں، جب حاجی مکہ مکرمہ سے جانا چاہے تو اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، لیکن حیض اور نفاس والی عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے، ان کے لئے طواف وداع ضروری نہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، لیکن حائضہ عورت کو اس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا۔

جب حاجی بیت اللہ شریف سے باہر جانے کا ارادہ کرے تو وہ سیدھے منہ باہر آئے، بیت اللہ کی طرف منہ کرکے الٹے پاؤں چلنے کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثبوت نہیں ملتا اور نہ ہی اس کا ثبوت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملتا ہے بلکہ یہ ایک بدعت ہے جس سے اجتناب ضروری ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من عمل عملا ليس عليه امرنا فهو رد

جس نے کوئی ایسا کام کیا جس کا ہم نے حکم نہیں دیا، تو وہ مردود ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثه بدعه و کل بدعه ضلاله

بدعات سے بچو دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دین پر ثابت قدم رہنے کی دعا کرنی چاہیے۔ بلاشبہ وہ سخی اور کریم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

مسجد النبی ﷺ کی زیارت

حج سے پہلے یا بعد مسجد نبوی کی زیارت کرنا مسنون ہے بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

صلوۃ فی مسجدی ھذا خیر من الف صلوۃ فیما سوا الا المسجد الحرام

میری اس مسجد میں نماز ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما سوا الا المسجد الحرام و صلوۃ فی المسجد الحرام افضل من مائۃ الف صلوۃ فی مسجدی ھذا

میری اس مسجد میں میں نماز ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز میری مسجد میں ایک لاکھ نماز سے بہتر ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ارشاد فرمایا۔

صلوۃ فی مسجدی ھذا افضل من الف صلوۃ فیما سوا الا المسجد الحرام و صلوۃ فی المسجد الحرام افضل من مائة الف صلوۃ فیما سواہ

میری اس مسجد میں نماز ہزار نماز سے بہتر ہے سوائے مسجد حرام کے اور مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نماز سے بہتر ہے۔

(مسند امام احمد، ابن ماجہ)

اس موضوع پر بہت سی احادیث وارد ہیں، زائر جب مسجد نبوی میں پہنچے تو اس کے لئے مستحب یہ ہے کہ مسجد کے اندر پہلے دایاں پاؤں رکھے اور یہ کلمات کہے۔

بسم اللہ واصلوۃ والسلام علی رسول اللہ اعوذ باللہ العظیم وبوجھۃ الکریم وسلطانہ ا لقدیم من الشیطن الرجیم، اللھم افتح لی ابواب رحمتک

(دعا کے یہ آخری کلمات ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھنے چاہئیں)

پھر مسجد نبوی میں داخل ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اور اپنے لئے دنیا و آخرت کی بھلائی کی دعا کرے۔ اگر یہ دو رکعتیں ریاض الجنتہ میں ادا کرے تو زیادہ افضل ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مابین بیتی و منبری روضہ من ریاض الجنہ

میرے گھر اور منبر کے درمیان جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے

دو رکعت ادا کرنے کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبور کی زیارت کرے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے سامنے کھڑے ہو کر ادب و احترام کے ساتھ یہ کلمات کہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام علیک یارسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو اور آپ پر اللہ کی رحمتیں اور برکات نازل ہوں۔

ابوداؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام

جو بھی مجھ پر سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں

اگر زائر درج ذیل کلمات کہے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں

السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا خیرۃ اللہ من خلقہ، السلام علیک یا سید المرسلین و امام المتقین اشھد انک قد بلغت الرسالۃ و ادیت الامانۃ و نصحت الامہ و جاھدت فی اللہ حق جھادہ

سلام ہو تجھ پر اے اللہ کے نبی سلام ہو تجھ پر اے مخلوق میں سے محبوب، سلام ہو تجھ پر اے سید الرسل اور امام المتقین میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے پیغام پہنچا دیا۔ امانت کو ادا کر دیا۔ امت کو نصیحت کی اور اللہ کے لئے جہاد کا حق ادا کر دیا۔

شریعت کی ہدایات کے مطابق صلواۃ و سلام پڑھتا رہے جیسا کہ اللہ سبحانہ، و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾

(الاحزاب: ٥٦)

"اے ایمان والو تم بھی اس پر درود و سلام پڑھو"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صاحبین (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کو ان الفاظ میں سلام کہا جائے۔

السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا ابابکر السلام علیک یاابتاہ

سلام ہو تجھ پر اے اللہ کے رسول سلام ہو تجھ پر اے ابوبکر۔ سلام ہو تجھ پر اے ابا جان

یہ کلمات کہہ کر واپس لوٹ جائے، یہ زیارت صرف مردوں کے لئے مشروع ہے، کہ عورتوں کے لئے قبروں کی زیارت کی اجازت نہیں، جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے۔

انہ لعن زائرات القبور من النساء والمتخذین علیہا المساجد والسرج

آپ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی اور ان پر جو قبروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں اور ان پر چراغاں کرتے ہیں۔

مسجد نبوی میں نماز اور دعا کی غرض سے مدینہ منورہ کا ارادہ کرنا تمام کے لئے مشروع ہے جیسا کہ مذکورہ بالا احادیث سے اس کی وضاحت ہو چکی ہے۔

زائر کے لئے سنت طریقہ یہی ہے کہ وہ پانچوں نمازیں مسجد نبوی میں ادا کرے اور وہاں کثرت سے ذکر الٰہی اور دعاؤں میں منہمک رہے اور اجر جزیل خاص کرنے کے لئے نوافل ادا کرے، مستحب یہی ہے کہ نفلی نماز ریاض الجنتہ میں ادا کرے جیسا کہ مذکورہ صحیح حدیث سے اس کی فضیلت ثابت ہو چکی ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم صلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما بین بیتی و منبری روضہ من ریاض الجنۃ

جہاں تک فرضی نماز کا تعلق ہے تو زائر کو کوشش کرنی چاہیے کہ اس کی ادائیگی کے لئے صف اول میں کھڑا ہو۔

جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لو یعلم الناس ما فی النداء و الصف الاول ثم لا یجدوا الا ان یستھموا علیہ لا ستھموا (متفق علیہ)

اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور صف اول میں کتنا ثواب ہے پھر وہ پہلی صف میں جگہ نہ پائیں الا یہ کہ وہ قرعہ اندازی کریں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

تقدموا فائتموا بی و لیاتم بکم من بعدکم ولا یزال الرجل یتاخر عن الصلوۃ حتی یوخرہ اللہ (مسلم)

آگے بڑھو میری اقتداء کرو تمہارے پیچھے والے تمہاری اقتدا کریں، ایک شخص مسلسل نماز سے پیچھے رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ اسے پیچھے ہٹا دیتا ہے۔

ابوداؤد میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا یزال یتاخر عن الصف المقدم حتی یوخرہ اللہ فی النار

ایک شخص لگاتار پہلی صف سے پیچھے رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ پیچھے ہٹا کر اسے جہنم رسید کر دیتا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا۔

الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قالو یارسول اللہ وکیف تصف الملائکۃ عند ربھا قال یتمون الصفوف الاول و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يتراصون في الصف

"کیا تم اس طرح صف بندی نہیں کرتے جس طرح ملائکہ اپنے رب کی صف
بندی کرتے ہیں"

انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ فرشتے اپنے رب کے پاس کس طرح
صف باندھتے ہیں۔ فرمایا پہلے وہ اگلی صفیں پوری کرتے ہیں اور صف میں مل
کر کھڑے ہوتے ہیں۔

اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہا کو صف کی دائیں جانب کھڑے ہونے کی ترغیب دیا کرتے تھے۔ حالانکہ اگر جائزہ لیا جائے تو صف کی دائیں طرف ریاض الجنتہ کی مخالف سمت واقع ہے۔ فرضی نماز میں صف کی دائیں طرف کھڑے ہونے کو ترجیح دیتے۔ اسی موضوع پر احادیث پر غور وخوض کرنے کے بعد یہی بات کھل کر سامنے آئی ہے۔

کسی کے لئے یہ بھی جائز نہیں کہ حجرہ مبارک کو چومے یا اس کا طواف کرے، یہ طریقہ سلف صالحین سے منقول نہیں ہے، بلکہ یہ بدعت ہے اور نہ ہی کسی کے لئے جائز ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی حاجات پوری کرنے تکالیف دور کرنے یا بیمار کو شفا دینے کا سوال کرے، یہ سب چیزیں تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی سے طلب کی جاسکتی ہیں۔ اموات سے تمنا کرنا تو شرک ہے اور غیر اللہ کی عبادت ہے یاد رہے کہ دین اسلام دو اصولوں پر مبنی ہے۔

(۱) ایک اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کی جائے۔

(۲) دوسرے عبادت اس انداز پر کی جائے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہو اور یہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اصلی مفہوم ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت وسفارش بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی کی ملک ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ قُل لِّلَّهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيعًا ﴾ (الزمر: ۴۴)

"کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہے شفاعت تمام تر"

اموات سے نہ تو شفاعت طلب کی جاسکتی ہے اور نہ ہی کوئی اور چیز خواہ وہ انبیاء یا کوئی دیگر برگزیدہ اشخاص ہوں، اس لئے کہ شریعت میں اس کی اجازت نہیں، کیونکہ میت کا دنیا سے تعلق ختم ہو جاتا ہے الا یہ کہ شارع علیہ السلام نے جن چیزوں کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔

مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

اذا مات ابن ادم انقطع عمله الا من ثلاث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له

جب ابن آدم مرجاتا ہے تو عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین چیزوں کا تعلق باقی رہتا ہے، صدقہ جاریہ یا ایسا علم جو فائدہ مند ہو یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔

البتہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں قیامت کے روز سے آپ کی شفاعت طلب کرنا جائز تھا۔

جہاں تک زندگی کا تعلق ہے اس میں تو ہر نیک آدمی سے دعا کرانا جائز ہے۔
لیکن جہاں تک روز قیامت کا تعلق ہے، اس میں تو وہی سفارش کرے سکے گا جس کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اجازت مرحمت فرمادیں گے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ﴾ (البقرہ: ۲۵۵)

کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے۔

موت کی صورت میں انسان پر ایک خاص حالت طاری ہو جاتی ہے، اس حالت کو نہ تو موت سے پہلے زندگی کے ساتھ ملایا جاسکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ جی اٹھنے کی حالت سے ملایا جاسکتا ہے، بلکہ یہ برزخی کیفیت ہے جسے اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں، اس میں شک نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد شہداء سے زیادہ کامل برزخی زندگی نصیب ہوئی لیکن اس برزخی زندگی کو قبل از وفات زندگی کے ساتھ ملایا نہیں جاسکتا اور نہ ہی اس کو قیامت کی زندگی کے ساتھ تعبیر کیا جاسکتا ہے، بلکہ یہ ایک ایسی حقیقت اور کیفیت ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے بھی یہ حدیث پیش کی گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

ما من احد یسلم علی الا رد اللہ علی روحی حتی ارد علیہ السلام

جب کوئی مجھ پر سلام کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو لوٹا دیتے ہیں، یہاں تک کہ میں سلام کا جواب دیتا ہوں۔

یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ آپ پر موت کی کیفیت طاری ہوئی، آپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی لیکن جب کوئی امتی سلام کہتا ہے تو اس وقت روح کو جسد اطہر میں لوٹایا جاتا ہے، آپ کے وصال پر قرآن وسنت میں بہت سے دلائل موجود ہیں، اہل علم بھی اس بات پر متفق ہیں۔

البتہ یہ بات درست ہے کہ آپ کو برزخی زندگی نصیب ہوئی، جس طرح کہ شہداء کی موت کو برزخی زندگی سے تعبیر کیا گیا ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴾ (آل عمران: ۱۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیئے گئے انہیں مردہ خیال نہ کرو، بلکہ وہ زندہ ہیں انہیں اپنے رب کے ہاں رزق دیا جاتا ہے"

ہم نے تفصیل کے ساتھ اس مسئلہ کو اس غرض سے بیان کیا ہے تاکہ لوگوں کو شرک اور قبر پرستی سے بچایا جاسکے۔ ہم رب العزت سے اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں اور یہ تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں خلاف شریعت کوئی بھی کام کرنے سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعض زائرین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس بلند آواز سے ندا کرتے ہیں اور دیر تک وہاں قیام کرتے ہیں، یہ کام بھی بالکل خلاف شرع ہے، اس لئے کہ اللہ سبحانہ و تعالٰی نے امت کو اس سے منع فرمایا اور پست آواز اختیار کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴾ ○ الحجرات: ۲-۳

"اے اہل ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو، اس طرح ان کے روبرو زور سے نہ بولا کرو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو جو لوگ پیغمبر کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں، اللہ نے ان کے دل تقویٰ کے لئے آزما لئے ہیں۔ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس زیادہ دیر تک قیام اور کثرت سے سلام کا بار بار دہرانا اژدہام کا باعث بنتا ہے، قبر کے پاس آہ و زاری اور آواز کی بلندی یہ سب کچھ خلاف شرع ہے، آیات مذکورہ میں اس کی مخالفت پائی جاتی ہے۔

اہل ایمان کے لئے نبی اکرم ﷺ ہر حالت میں قابل احترام ہیں۔ کسی شخص کو بھی نبی اکرم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس کوئی بھی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے۔ جو شرعی ادب کے خلاف ہو، بعض زائرین قبر کی طرف رخ کر کے ہاتھ اٹھا کر آہ و زاری کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ خلاف شرع ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ سے یہ طریقہ ثابت نہیں بلکہ یہ بدعت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الرشدین المهدیین من بعدی تمسکوا بها وعضوا علیها بالنواجذ وایاکم ومحدثات الامور فان کل محدثه بدعة وکل بدعة ضلالة

تم میرے بعد میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو مضبوطی کے ساتھ لازم پکڑو، بدعات سے بچو، دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد۔ (بخاری و مسلم

جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسی ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود ہے۔

مسلم شریف میں یہ الفاظ بھی ہیں۔

من عمل عملا لیس علیه امرنا فهو رد

جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہ ہو تو وہ قابل رد ہے۔

علی بن حسین زین العابدین رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو نبی اکرم ﷺ کی قبر کے پاس دعا مانگتے دیکھا تو اسے منع کیا اور فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسی بات بتا دوں جو میرے باپ اور دادا کے حوالے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

لا تتخذوا قبری عیدا ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان تسلیمکم یبلغنی اینما کنتم

میری قبر پر میلہ نہ لگانا اور نہ اپنے گھروں کو قبرستان بنانا مجھ پر درود بھیجو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے درود و سلام کو جہاں بھی تم ہو مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

اس روایت کو حافظ محمد بن عبد الواحد المقدسی نے اپنی کتاب المختار میں نقل کیا ہے، بعض زائرین درود و سلام کے وقت سینے یا اس سے نیچے ہاتھ باندھ کر نمازی کی ہیئت اختیار کرلیتے ہیں۔ غیر اللہ کے سامنے یہ ہیئت اختیار کرنا جائز نہیں ہے، چونکہ یہ خضوع اور عبودیت کی ہیئت ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے لئے جائز نہیں۔

یہ مسائل بیان کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ خالص دینی انداز کو اپنایا جائے، سلف صالحین سے منقول طریقہ اختیار کیا جائے لیکن جس شخص پر تعصب اور خواہشات کا غلبہ ہے اور وہ تقلید اعمیٰ کا شکار ہے اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، ہماری تو مخلصانہ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمیں حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ بعض لوگ بہت دور سے نبی اکرم ﷺ کی قبر کی طرف رخ کرکے ہونٹ ہلاتے ہوئے سلام پڑھتے اور دعا کرتے ہیں۔ یہ طریقہ بھی درست نہیں یہ بھی بلاشبہ بدعت ہے چونکہ دین میں اس کی کوئی دلیل موجود نہیں۔

کسی مسلمان کو بھی اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ دین میں اپنی طرف سے کسی طریقہ کو ایجاد کرے۔ یہ طرز عمل اللہ تعالیٰ سے بے وفائی کے مترادف ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

لن یصلح آخر ھذہ الامۃ الا ما صلح اولھا

اس امت کے آخری لوگوں کی ہرگز اس وقت اصلاح نہیں ہو سکتی جب تک وہ طریقہ اختیار نہ کریں جس سے امت کے پہلے لوگوں کی اصلاح ہوئی۔

یہ بات تو بالکل واضح ہے کہ قرون اولیٰ میں نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کو ہی اپنایا جاتا رہا ہے۔ انہیں کی اتباع کو حرز جان بنایا گیا۔ اب اس دور میں بھی اصلاح کی ایک ہی صورت ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور خلفائے راشدین کے طرز عمل کو اپنایا جائے۔ آپ کی سنت کو مضبوطی سے تھاما جائے، ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے، اسی میں ان کی نجات اور سعادت ہے اور دنیا و آخرت میں عزت ہے۔

بلاشبہ وہ سخی اور کریم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری گزارش

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت نہ تو شرعاً واجب ہے اور نہ ہی حج کے لئے یہ شرط ہے، جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، بلکہ یہ اس شخص کے حق میں مستحب ہے جو مسجد نبوی کی زیارت کرے یا مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہو لیکن جو شخص مدینہ منورہ سے دور رہائش رکھتا ہو، اس کے لئے قبر مبارک کی زیارت کے لئے رخت سفر باندھنے کا شرعاً حکم نہیں، البتہ مسجد نبوی کی زیارت کے لئے سفر اختیار کرنا مسنون ہے۔

جب کوئی مسجد نبوی میں پہنچ جاتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور صاحبین کی قبور کی زیارت کرتا ہے تو یہ زیارت مسجد نبوی کی زیارت کے تابع ہو گی۔

بخاری شریف اور مسلم شریف میں مروی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لا تشدا الرحال الا الی ثلاثہ مساجد المسجد الحرام ومسجدی هذا او المسجد الاقصی

تین مسجدوں کے علاوہ سفر کا اہتمام نہ کیا جائے، مسجد حرام میری یہ مسجد اور مسجد اقصیٰ

اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت یا دیگر قبور کی زیارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سفر اختیار کرنا مشروع ہوتا تو امت کو یقیناً اس سے آگاہ کر دیا جاتا، اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت سے کوئی شرعی حکم پوشیدہ نہیں رکھا۔ ہر بات کو امت تک کامل طور پر پہنچا دیا اور تبلیغ کا حق مکمل طور پر ادا کر دیا۔ امت کی ہر نیکی کی طرف راہنمائی کی اور ہر برائی سے اجتناب کرنے کا حکم دیا۔ دیکھئے آپ نے مذکورہ مساجد کے علاوہ دیگر مساجد کی طرف خصوصی اہتمام سے سفر کرنے کو ممنوع قرار دیا۔

آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا۔

لا تتخذ واقبری عیدا ولا بیوتکم قبورا وصلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم

میری قبر پر میلہ نہ لگانا اور نہ ہی اپنے گھروں کو قبرستان سمجھ لینا مجھ پر درود بھیجنا تمہارا درود مجھے پہنچا دیا جاتا ہے۔ تم جہاں سے بھی پڑھو۔

زیارت قبر کے لئے رخت سفر باندھنے سے ایک میلے کی شکل اختیار کرنے کا اندیشہ ہو جاتا ہے اور اس سے آپ نے واضح الفاظ میں منع فرمایا اور آپ نے اس اعتبار سے بھی پابندی عائد کی کہ آپ کو لوگوں کی طرف سے غلو کا اندیشہ تھا جیسا کہ بعض لوگ اب بھی اپنے اعتقاد کی بنا پر غلو میں مبتلا نظر آتے ہیں۔

زیارت قبر کے لئے شد رحال کے سلسلہ میں جن احادیث کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے وہ تمام احادیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہیں بلکہ موضوع ہیں جیسا کہ ان کے ضعیف ہونے پر دار قطنی بیہقی، حافظ ابن حجر وغیرہ نے دلائل پیش کئے ہیں۔ یہ جائز نہیں کہ ان احادیث کو ان صحیح احادیث کے مقابلہ میں پیش کیا جائے جن میں مذکورہ تین مساجد کے علاوہ شد رحال کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ اب ہم آپ کی خدمت میں وہ موضوع احادیث بھی بیان کئے دیتے ہیں جن کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے تاکہ آپ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح پہچان جائیں اور دھوکہ میں نہ آسکیں۔

من حج ولم یزرنی فقد جفانی من زارنی بعد مماتی
فکانما زارنی فی حیاتی

جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی
جس نے میری وفات کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں
میری زیارت کی۔

من زارنی وزار ابی ابراھیم فی عام واحد ضمنت له علی اللہ
الجنة من زار قبری وجبت له شفاعتی

جس نے میری اور میرے باپ ابراہیم علیہ السلام کی ایک ہی سال میں
زیارت کی میں اسے اللہ کی طرف سے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ جس نے
میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

یہ اور ان جیسی تمام احادیث موضوع ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قطعاً ثابت نہیں۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں، ان تمام روایات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ان تمام احادیث کی سند ضعیف ہے۔

حافظ عقیلی نے لکھا ہے کہ یہ روایات صحیح نہیں۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے بڑے وثوق سے لکھا ہے کہ یہ تمام روایات موضوع ہیں، اگر ان میں سے کوئی چیز ثابت ہوتی تو سب سے پہلے صحابہ کرام اس پر عمل پیرا ہوتے۔ امت کے سامنے اسے بیان کرتے ہوئے لوگوں کو اس کی طرف دعوت دیتے، کیونکہ صحابہ کرام انبیاء کے بعد تمام لوگوں میں بہتر حدود اللہ کو زیادہ جاننے والے اور لوگوں کے خیر خواہ تھے اگر ان سے اس سلسلہ میں کوئی چیز منقول نہیں تو ثابت ہوا کہ یہ طرز عمل غیر مشروع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصل

زائر مدینہ کے لئے مسجد قبا کی زیارت کرنا مستحب ہے وہ دو رکعت نماز پڑھے جیسا کہ بخاری اور مسلم شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے، فرماتے ہیں۔

کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزور مسجد قبا راکبا وماشیا ویصلی فیہ رکعتین

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد قبا کی زیارت کے لئے سوار ہو کر اور کبھی پیدل جاتے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھتے۔

سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے حوالے سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

من تطھر فی بیتہ ثم اتی مسجد قبا فصل فیہ صلوۃ کان لہ کاجر عمرۃ (احمد، نسائی، ابن ماجہ)

جس نے اپنے گھر میں وضو کیا پھر مسجد قبا آیا اور اس میں نماز پڑھی اسے ایک عمرے کا ثواب ملتا ہے۔

اسی طرح جنت البقیع (قبرستان) شہداء کی قبور اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت مسنون ہے، اس لئے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کبھی ان قبور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیارت کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

زوروا القبور فانھا تذکرکم الاخرۃ (مسلم)

قبروں کی زیارت کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو تعلیم دی کہ جب قبرستان کی زیارت کریں تو یہ کلمات کہیں۔

السلام علیکم اھل الدیار من المومنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیہ (مسلم)

سلامتی ہو تم پر اے گھر والو مومنوں اور مسلمانوں میں سے ہم انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالی سے عافیت کے سوالی ہیں۔

ترمذی شریف میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ فرماتے ہیں۔

مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینہ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ منورہ کے قبرستان کے قریب سے گزر ہوا۔ آپ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا اے اہل قبور تم پہ سلامتی ہو اللہ ہمیں اور تمہیں معاف فرمائے تم ہم سے پہلے جا پہنچے اور ہم تمہارے نقش قدم پر ہیں۔

ان احادیث سے واضح طور پر یہ معلوم ہوا کہ قبرستان کی شرعی زیارت کا حقیقی مقصد یہ ہے کہ آخرت کی یاددہانی ہو میت کے لئے دعائے خیر کی جائے لیکن اگر زیارت اس مقصد سے کی جائے کہ وہاں جا کر اپنے لئے دعا کرنی ہے یا وہاں اعتکاف بیٹھنا ہے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی حاجت وضروریات پوری کروانے کے لئے صاحب قبر سے سوال کرنا ہے یا بیماروں کے لئے شفا کا ان سے قصد رکھنا یا اللہ سے مانگنے کے لئے ان کو ذریعہ بنانا ہے، اس نوعیت کی زیارت سراسر بدعت ہے اس کی اللہ تعالیٰ اور رسول مقبول علیہ السلام نے اجازت نہیں دی اور نہ ہی سلف صالحین سے یہ زیارت ثابت ہے، بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نوعیت کی زیارت سے منع فرمایا ہے۔

آپ نے فرمایا۔

زوروا القبور ولا تقولوا هجرا

قبروں کی زیارت کرو اور فحش کلامی نہ کرو

یہ مذکورہ امور متفقہ طور پر بدعت ہیں لیکن مراتب مختلف ہیں، بعض ان میں سے بدعت تو ہیں لیکن شرک نہیں، جیسا کہ قبرستان میں جا کر اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا کرنا لیکن بعض شرک اکبر ہیں، مثلاً صاحب قبر کو پکارنا اور اس سے مدد طلب کرنا وغیرہ۔ اس کا بیان پہلے تفصیل سے گزر چکا ہے۔

میرے بھائی میرا آپ کو ناصحانہ و مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ آپ ان مسائل سے آگاہ رہیں۔ میں رب تعالیٰ کی بارگاہ میں آپ کے لئے توفیق اور حق کی ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی توفیق دینے والے اور ہدایت دینے والے ہیں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور نہ ہی اس کے سوا کوئی رب ہے، اول و آخر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف ہے۔

وصلی الله وسلم علی عبده ورسوله وخيرته من خلقه محمد و علی اله واصحابه ومن تبعهم الی یوم الدین

۹۹-- بے ماڈل ٹاؤن - لاہور
نمبر ....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ